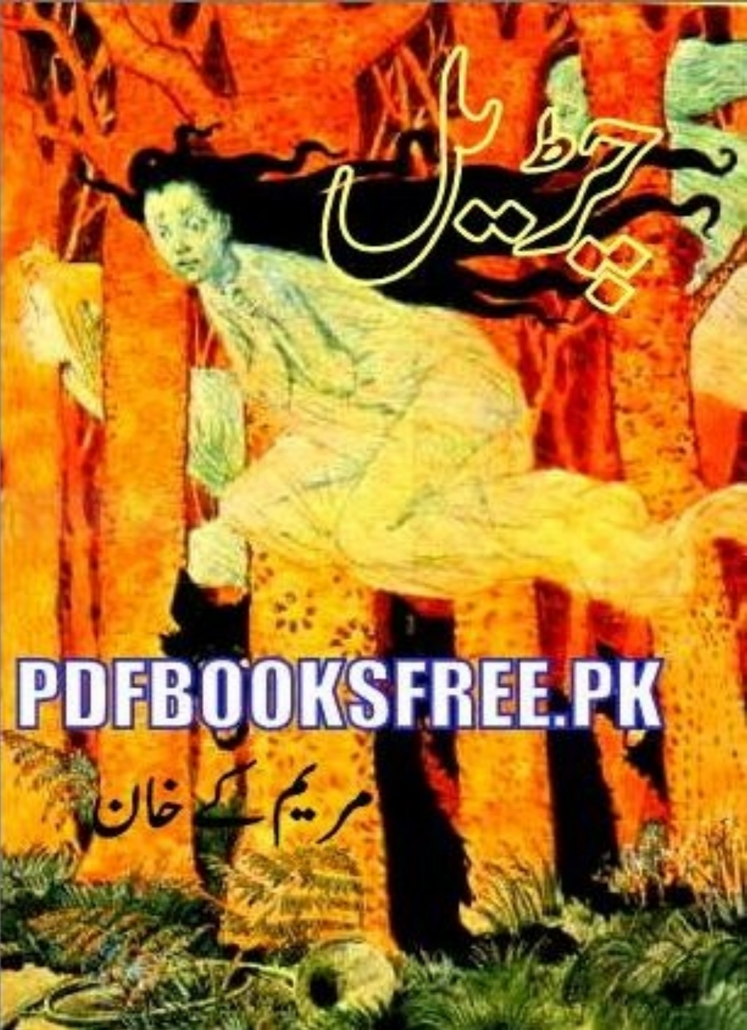
چڑیل
PDFBOOKSFREE.PK
مریم کے خان

# چڑیل

مریم کے جان

کہا جاتا ہے کہ انسان کی پہچان اس کے دوستوں سے ہوتی ہے اچھی صحبت رکھنے والے احباب ہمیشہ نیک نیت اور خوب سیرتی کے حامل ہوتے ہیں. ایسے ہی چار دوستوں کی زندگی کے شب و روز کا احوال وہ چاروں ایک دوسرے سے دوستی نبھاتے ہوئے بہت دور تک چلے گئے تھے

**خیالات و توہمات کے ماحول میں سفر کرتی ایک منفرد تحریر**

سیرینا جیکسن نے کالج کے گیٹ سے اندر قدم رکھا تو اسے گھبراہٹ ہونے لگی۔ یہ پہلا موقع نہیں تھا کہ وہ کالج آئی تھی وہاں اس کا یہ دوسرا سال تھا۔ اصل میں اس کے باپ فارک جیکسن کا نیویارک سے میساچوسٹس میں تبادلہ ہو گیا تھا اور اسے یہاں آ کر کالج میں داخلہ لینا پڑا تھا۔ یہ بوسٹن کا ایک بڑا کالج تھا۔ ابھی تو سیرینا گریجویشن کر رہی تھی اس کے بعد اس کا ارادہ آرکیٹیکچر کی تعلیم حاصل کرنے کا تھا۔ سیرینا نے ایک گہری سانس لی اور اپنی کتابیں سینے سے لگائے تیز قدموں سے چلنے جانے لگی۔ اس نے سوچا تھا کہ معلومات کے لیے کسی سے بات نہیں کرے گی کیونکہ اسے بے وقوف بننے کا کوئی شوق نہیں تھا۔ اسے معلوم تھا اس کی کوئی راہنمائی نہیں کرے گا البتہ مس گائیڈ ضرور کرے گا۔ اسے کلاس کے بارے میں مسئلہ ہوتا تو وہ انتظامیہ سے معلوم کر سکتی تھی۔

اپنی کلاس کے بارے میں معلوم کر کے وہ کلاس میں آئی تو وہاں کوئی پچیس کے قریب لڑکے لڑکیاں تھے۔ ان میں سے اکثر نے اسے سپاٹ سی نظروں سے دیکھا اور پھر نظرانداز کر دیا۔ اسے معلوم تھا اسے اسی قسم کے رویے کا سامنا کرنا پڑے گا۔ جب تک کہ اس کا مخصوص گروپ نہیں بن جاتا وہ کالج میں اجنبی سی رہتی۔ اس نے لڑکیوں کا بغور جائزہ لیا۔ اسے ایک طرف تین لڑکیوں کا آپس میں خاصا ربط محسوس

ہوا... وہ آس پاس بیٹھی تھیں اور اشاروں کنایوں میں بات کر رہی تھیں۔ کچھ دیر بعد اس نے محسوس کیا کہ ان کے اشاروں کا مرکز وہی ہے۔ یعنی وہ اس میں دلچسپی لے رہی تھیں۔ سیرینا مسکرائی... اسی اثنا میں ٹیچر کلاس میں آ گئے۔ اس نے اپنا تعارف کرایا اور سیرینا سے اپنا تعارف کرانے کو کہا۔ وہ کھڑی ہو گئی۔

''میرا نام سیرینا جیسن ہے اور میں نیویارک سے یہاں آئی ہوں۔''

''نیویارک ایک مخلوط شہر ہے۔'' تین کے گروپ والی ایک لڑکی نے کہا۔ اس نے بے پناہ ڈارک میک اپ کر رکھا تھا اور اس کے خدوخال میں جیسے طنز رچا ہوا تھا۔ وہ ان تین لڑکیوں میں سے ایک تھی اور لگ رہا تھا وہی ان کی باس ہے۔ ''کہیں تم بھی کسی مخلوط نسل سے تو نہیں ہو؟''

شاید وہ سیرینا کے گہرے رنگ کے بالوں اور براؤن آنکھوں پر طنز کر رہی تھی۔ سیرینا نے تحمل سے جواب دیا۔ ''نہیں میرے پاپا اور ماما دونوں سفید ہیں۔''

''واقعی۔'' لڑکی کا لہجہ مذاق اڑانے والا ہو گیا۔

سیرینا اسے نظر انداز کر کے اپنی نشست پر بیٹھ گئی۔ ٹیچر نے کلاس کا آغاز کیا۔ کلاسز کے اختتام پر وہ اپنی کتابیں اور بیگ رکھنے کے لیے لاکرز والے حصے میں آئی تو وہاں اس کے لاکر کے سامنے دو لڑکے کھڑے تھے۔ ایک طویل قامت اور ہینڈسم نوجوان تھا جبکہ دوسرا کسی قدر موٹا اور چھوٹے قد کا تھا۔ وہ دونوں اس کی کلاس میں بھی تھے۔

سیرینا نے ان سے کہا۔ ''ایکسکیوز می... مجھے اپنا لاکر استعمال کرنا ہے۔''

سیرینا کا خیال تھا کہ وہ اسے تنگ کریں گے مگر طویل قامت لڑکے نے اس سے کہا۔ ''کیوں نہیں۔'' اور وہ لاکر کے سامنے سے ہٹ گئے۔ سیرینا نے اپنی چیزیں رکھیں۔ اس دوران میں لڑکا اسے دلچسپی سے دیکھتا رہا۔ سیرینا چیزیں رکھ کر کالج کے لان کی طرف جانے لگی تو وہ اس کے پیچھے پیچھے آیا اور ایک جگہ اس نے سیرینا کو روک لیا۔

''ہائے۔'' وہ بولا۔ ''مجھے جارڈن شون کہتے ہیں۔''

''ہائے جارڈن۔'' سیرینا نے جواب دیا۔ ''میرا نام تو تمہیں پتا چل گیا ہوگا۔''

''ہاں... تم مجھے جار کہہ سکتی ہو۔''

''شکریہ جار۔'' سیرینا یہ کہہ کر آگے جانے لگی تو وہ اس کے پیچھے آیا۔

''کیا تمہیں فٹبال سے دلچسپی ہے؟''

''کچھ کچھ... زیادہ نہیں۔''

''جب تم شام کو میری پریکٹس دیکھنے آنا۔'' اس نے دعوت دی۔

سیرینا نے ایک لمحے کو سوچا پھر سر ہلایا۔ ''میں آؤں گی۔''

جیسے ہی جار اس کے پاس سے ہٹا، اس نے ان لڑکیوں... کی طرف دیکھا۔ ان میں سے تیز میک اپ والی اس کی طرف آئی۔ ''ہیلو... کیا بات ہو رہی تھی؟'' اس نے دوستانہ انداز میں پوچھا۔

''کچھ نہیں۔'' سیرینا نے کسی قدر سرد لہجے میں جواب دیا۔

''نہیں بتاؤ... لیکن اس سے ہوشیار رہنا۔'' وہ بولی۔ ''کالج میں شکاری کے نام سے مشہور ہے۔''

''ہوگا۔'' سیرینا نے اسی لہجے میں کہا۔

''سنو مس جیسن... زیادہ ہوشیار مت بنو۔'' اچانک وہ تیز لہجے میں بولی... اور ایک جھٹکے سے پلٹ کر واپس چلی گئی۔ سیرینا حیرت سے اسے دیکھ کر رہ گئی۔ گھر آ کر بھی وہ اس کے بارے میں سوچتی رہی، جب اس کے باپ نے پوچھا کہ آج پہلا دن کیسا گزرا تو اس نے بے دلی سے کہا۔

''ٹھیک گزرا پاپا۔''

''اوہ، لگتا ہے آج تمہیں کوئی رسپانس نہیں ملا، کوئی بات نہیں کچھ دن میں تم سیٹ ہو جاؤ گی۔''

''شاید۔''

''سیرینا یاد رکھو... اگر تم کسی جگہ اپنا مقام بنانا چاہتی ہو تو تمہیں وہاں کے ماحول میں بسنا ہوگا۔''

''میں جانتی ہوں پاپا۔'' اس نے جواب دیا اور اپنے کمرے میں آ گئی۔ جب وہ صرف چار سال کی تھی تو اس کی ماں نے صرف شوہر سے ہی نہیں، سیرینا سے بھی اپنا رشتہ توڑ لیا تھا اور اس کے بعد سیرینا نے اسے نہیں دیکھا تھا۔ البتہ کبھی کبھی اس کی طرف سے کوئی کارڈ آ جاتا تھا۔ سیرینا کو اپنی ماں سے نہ محبت تھی اور نہ ہی وہ اس سے نفرت کرتی تھی کیونکہ اس کے باپ نے اس کے معصوم ذہن کو منفی باتوں سے دور رکھا تھا۔ جب اس نے بڑے ہو کر اس سے اپنی ماں کے بارے میں پوچھا تو اس نے کہا۔

''اس کے اور میرے درمیان اختلافات تھے۔ جب ہم نے محسوس کیا کہ ہم ساتھ نہیں رہ سکتے تو ہم الگ ہو گئے۔ میں کہہ نہیں سکتا کہ اس معاملے میں کس کا زیادہ قصور ہے۔''

''لیکن میں... ماما مجھے کیوں چھوڑ گئیں؟''

''میں اس بارے میں کچھ کہہ نہیں سکتا۔ اس نے تمہیں حاصل کرنے کی کوشش نہیں کی۔ اس کا مطلب یہ نہیں ہے کہ

اسے تم سے محبت نہیں تھی... ممکن ہے مستقبل میں تم اس سے ملو تو اس کا نقطۂ نظر سمجھ سکو۔"

یہی وجہ تھی کہ سیرینا نے کبھی اپنی ماں سے نفرت محسوس نہیں کی لیکن کبھی کبھی وہ سوچتی تھی کہ کیا اس کی ماں اس سے ملے گی؟ وہ اب اٹھارہ برس کی ہونے والی تھی اور اب تک ایک بار بھی اس کی ماں نے اس سے ملنے کی کوشش نہیں کی تھی۔ حالانکہ وہ اس سے بہت دور بھی نہیں تھی۔ نیویارک سے صرف ستر میل دور ایک قصبے میں رہتی تھی۔ سیرینا کو اپنے باپ سے بے حد محبت تھی۔ اس نے صرف سیرینا کی خاطر دوسری شادی نہیں کی تھی۔ حالانکہ فاریک اس وقت مشکل سے چھبیس برس کا تھا جب سیرینا کی ماں سے اس کی علیحدگی ہوئی تھی اور اب بھی وہ چالیس کا تھا اور دیکھنے میں پینتیس سے زیادہ کا نہیں لگتا تھا۔ سیرینا اس سے کئی بار کہہ چکی تھی کہ وہ شادی کر لے صرف اس کی وجہ سے اکیلا رہنے سے گریز کرے لیکن وہ ہر بار اسے ٹال جاتا تھا۔

بوسٹن میں انہوں نے ایک مضافاتی علاقے میں خوب صورت سا مکان لیا تھا۔ اس کے چاروں طرف لان تھا اور جنگل بھی یہاں سے زیادہ دور نہیں تھا۔ اتفاق سے سیرینا کا کالج بھی قریب ہی تھا۔ صبح فاریک جیسن اسے کالج چھوڑ کر پھر دفتر جاتا تھا۔ اس کالج میں نصاب ذرا آگے تھا اور اسے کور کرنے کے لیے سیرینا کو اضافی محنت کی ضرورت تھی۔ اس لیے وہ گھر میں بھی کافی وقت پڑھنے میں گزارتی تھی۔ ایک ہفتے کی محنت کے بعد اس نے یہ خلا پر کرلیا۔

اس روز بارش ہو رہی تھی اور فاریک کی کار مسئلہ کر رہی تھی اس لیے وہ چھتری لے کر بس میں کالج کے لیے روانہ ہو گئی۔ اسٹاپ کالج سے خاصے فاصلے پر تھا۔ وہ بس سے چھتری کھول کر روانہ ہوئی تو اس نے بس اسٹاپ کے شیڈ تلے ٹین کے گروپ والی ایک لڑکی کو دیکھا۔ اس کے خدوخال بہت نرم سے تھے اور وہ چہرے سے اچھی فطرت کی لڑکی لگتی تھی۔ کسی قدر ہچکچاہٹ کے ساتھ سیرینا نے اسے چھتری تلے آنے کی پیش کش کی۔ وہ شاید اسی کی منتظر تھی۔ لپک کر اس کے ساتھ آ گئی۔

"میں چھتری گھر بھول آئی۔" اس نے معذرت خواہانہ لہجے میں کہا۔ "شکر ہے تم آ گئیں ورنہ مجھے بھیگنا پڑتا یا میری کلاس مس ہو جاتی۔"

"کوئی بات نہیں..."

"ایملی... ایملی پارکر۔" اس لڑکی نے اپنا تعارف کرایا۔ کالج تک آتے آتے ان میں خاصی بے تکلفی ہو گئی۔

ایملی نے اسے شیرن اور جولی کے بارے میں بتایا۔ شیرن تیز میک اپ والی لڑکی کا نام تھا۔ جیسے ہی وہ برآمدے میں پہنچیں سامنے ان کو شیرن اور جولی نظر آ گئیں۔ ایملی کو سیرینا کے ساتھ دیکھ کر شیرن کی بھویں تن گئیں۔ ایملی، سیرینا کو چھوڑ کر لپک کر ان کے پاس گئی۔ وہ شاید ان لوگوں کو سیرینا کے بارے میں بتا رہی تھی۔ مگر شیرن نے ایک ناگوار سا تاثر دیا اور مڑ کر اندر چلی گئی۔ ایملی نے معذرت آمیز نظروں سے سیرینا کی طرف دیکھا تو وہ مسکرا دی۔ کلاس میں بھی شیرن کا رویہ ایسا تھا جیسے اسے ایملی پر غصہ آ رہا ہو۔ وہ اس کی طرف دیکھ نہیں رہی تھی اور ایملی اسے منانے کی کوشش کر رہی تھی۔ صاف لگتا تھا کہ ایملی، شیرن سے بہت دبتی ہے۔

اس روز ان کا پریکٹیکل بھی تھا۔ لڑکیوں اور لڑکوں کے گروپ بنا دیے گئے تھے۔ ان کو چار چار کی صورت میں پریکٹیکل کرنا تھا۔ سیرینا لیب میں آئی تو اسے پتا چلا، اس کا نام ان تینوں کے ساتھ کر دیا گیا ہے۔ جب وہ ان کی میز پر آئی تو شیرن نے اسے گھورتے ہوئے کہا۔ "تم کسی اور میز پر چلی جاؤ۔"

"سوری، میرا نام یہاں کے لیے ہے۔" سیرینا۔


بذریعہ ڈاک
خواتین و حضرات گھر بیٹھے داخلہ لیں

| | | | |
|---|---|---|---|
| انگلش لینگویج کورس | ایئر ہوسٹس | ہوم اکنامکس | بیوٹی پارلر کورس |
| ریفریجریشن ایئر کنڈیشننگ | ایئر ٹکٹنگ | بوتیک فیشن | آٹو سوئنگ |
| ٹیلی ویژن وی سی آر ریپیئرنگ | الیکٹریشن | ڈرافٹس مین | ڈرائنگ پینٹنگ |
| اسکول ٹیچنگ میتھڈ | صحافت | فوٹو گرافی | انٹیریئر ڈیکوریشن |
| اسپورٹس ڈیکوریشن | شمسی توانائی | مہر سازی | سلمنگ بیوٹی |
| موٹر سائیکل مرمت | لائبریرین | کمپیوٹر | کوکنگ بیکنگ |
| ایگریکلچر سپر وائزر | میڈیکل ایڈ | آرٹ پینٹنگ | |
| پولٹری ڈیری فارمنگ | نیوز رپورٹر | فلاور میکنگ | |

اسلام آباد اکیڈمی
پوسٹ بکس نمبر 237

کہا اور اپنے حصے کا سامان سجانا شروع کر دیا۔

''لیکن یہ میز ہمارے گروپ کی ہے۔'' شیرن پاؤں پٹخ کر بولی۔

''میں تمہارے گروپ میں شامل ہونے نہیں آئی۔ صرف پریکٹیکل کروں گی اور چلی جاؤں گی۔ اگر تمہیں میرے ساتھ پریکٹیکل کرنا گوارا نہیں ہے تو تم کسی اور میز پر چلی جاؤ۔''

شیرن نے اسے گھورا لیکن اس سے پہلے کہ وہ مزید کچھ کہتی ایملی نے مداخلت کی۔ ''شیری اس میں حرج ہی کیا ہے، یہ ہمارے ساتھ کلاس میں بھی تو بیٹھتی ہے۔''

شیرن نے سر ہلا دیا۔ لیکن اس کے بعد وہ بالکل چپ رہی۔ سیرینا نے اپنا پریکٹیکل مکمل کیا اور وہاں سے چلی آئی۔

اس شام اس کا ارادہ فٹ بال پریکٹس دیکھنے کا تھا۔ اس سے پہلے سیرینا کو موقع نہیں ملا تھا کہ وہ وہاں جاتی۔ لڑکیوں کی سوئمنگ کی کلاس تھی اور اس کے بعد وہ شام کو گھر جانے کے بجائے پاس ہی فٹ بال کے میدان کی طرف چلی جاتی۔ باپ کی طرف سے اسے شام آٹھ بجے تک گھر سے باہر رہنے کی اجازت تھی۔ سوئمنگ پول میں اس کی کلاس کی ساری لڑکیاں تھیں۔ وہ ڈائیو لگا کر باہر آئی تو ایملی ڈائیونگ بورڈ پر آ چکی تھی۔ جیسے ہی اس نے تختے سے قلابازی کھائی، پاس بیٹھی دو لڑکیاں بیک وقت زور سے بولیں۔ ''ایملی۔''

ایملی فضا میں گڑبڑا گئی اور بے ترتیبی سے پانی میں جا گری۔ دونوں لڑکیاں مذاق اڑانے والے انداز میں تالیاں بجانے لگیں۔ ان میں سے سنہرے بالوں والی نے مذاق اڑانے والے انداز میں کہا۔ ''بہت اچھے... تم کوشش جاری رکھو، کبھی نہ کبھی تمہیں ڈائیو لگانا آ جائے گی۔''

باہر آتے ہوئے ایملی نے کھا جانے والی نظروں سے سنہرے بالوں والی لڑکی کو دیکھا۔ وہ بہت پیاری تھی لیکن اس کی یہ حرکت بتا رہی تھی کہ اسے اپنے حسن پر غرور بھی ہے۔

سیرینا سوئمنگ کلاس کے بعد باہر آئی اور اپنا سامان لے کر فٹ بال گراؤنڈ کا رخ کیا۔ وہ فولادی جالی کے پار سے جار کو اپنے ساتھیوں کے ہمراہ پریکٹس کرتے دیکھ رہی تھی۔ جار، سینٹر فارورڈ تھا اور بڑی تیزی سے حرکت کر رہا تھا۔ سیرینا کو لگا کہ وہ اچھا کھلاڑی ہے۔ اگرچہ اسے فٹ بال کے کھیل سے خاص لگاؤ نہیں تھا۔

''اچھا ہے نا؟'' اچانک اسے پاس سے شیرن کی آواز آئی۔ وہ اچھل پڑی۔ اسے معلوم نہیں ہوا کہ وہ کب وہاں آئی۔

''تم...'' اس نے کہا۔

شیرن مسکراتے ہوئے سگریٹ کے کش لگا رہی تھی۔

اس نے پھر پوچھا۔ ''اچھا ہے نا؟''

''ہاں لیکن مجھے فٹ بال کے کھیل میں خاص دلچسپی نہیں ہے۔''

''شاید فٹ بالر میں ہے؟''

''نہیں ایسا بھی نہیں ہے۔ اصل میں جار نے مجھے دعوت دی تھی کہ میں اس کی پریکٹس دیکھنے آؤں۔ مجھے آج موقع ملا ہے۔''

خلافِ توقع شیرن نے اسے دعوت دی۔ ''اگر آج تمہارے پاس کچھ وقت ہے تو ہمارے ساتھ گزارو۔''

اس نے سوچا، ابھی اس کے پاس تین گھنٹے ہیں۔ وہ ان کے ساتھ چل پڑی۔ وہ ایک پارک میں آ گئیں۔ شیرن بہت زیادہ اور تیز بولنے والی لڑکی تھی۔ اس کے ماں باپ میں کبھی نہیں بنی تھی۔ اس کا اصل باپ تو کب کا اس کی ماں کو چھوڑ کر جا چکا تھا۔ اب اس کا سوتیلا باپ اس کے ساتھ تھا اور اسے اپنے سوتیلے باپ سے نفرت تھی۔ وہ بے تحاشا پیتا تھا اور جب وہ گھر جاتی تو وہ اس کی ماں سے لڑ رہا ہوتا تھا۔ شیرن کی ماں بھی پینے اور شوہر سے لڑنے میں کچھ کم نہیں تھی۔ یہی وجہ تھی شیرن کا اپنے گھر جانے کو دل نہیں چاہتا تھا۔ ایملی اور جولی عام سے گھرانوں سے تعلق رکھتی تھیں۔ ایملی کی صرف ماں تھی اور جولی کے ماں باپ دونوں تھے۔ گویا ان میں وہی تھی جس کا گھر مکمل تھا۔ شیرن نے اچانک سیرینا سے کہا۔ ''کیا تم جادو پر یقین رکھتی ہو؟''

سیرینا نے سوچا اور بولی۔ ''میں نے کبھی اس قسم کی چیزوں کے بارے میں نہیں سوچا۔ اس لیے میں یقین سے نہیں کہہ سکتی۔''

''اچھا تمہارا کیا خیال ہے اس دنیا میں چڑیلیں ہوتی ہیں؟''

''میں نے اس بارے میں بھی کبھی نہیں سوچا ہے۔'' اس نے جواب دیا۔ ''کیا تم جادو اور چڑیلوں پر یقین رکھتی ہو؟''

''ہاں مجھے یقین ہے اس دنیا میں چڑیلیں ہوتی ہیں اور جادو بھی کیا جاتا ہے۔''

''تم نے کرافٹ شاپ دیکھی ہے؟'' ایملی نے مداخلت کی۔

''نہیں، یہ کہاں ہے؟''

''یہیں ہے۔ اگر تم بریکر اسٹریٹ کی طرف گئی ہو تو وہیں ہے۔''

''نہیں وہاں ابھی جانا نہیں ہوا لیکن اس شاپ پر کیا ہوتا ہے؟''

"یہ جادوگری سے متعلق چیزوں کی شاپ ہے۔" جولی نے بتایا۔ "اس کی مالک مس بیٹریٹ ہے۔"

"کل ہم وہاں جائیں گے۔" شیرن بولی۔ "اگر تم پسند کرو تو ہمارے ساتھ ہی چلو۔"

"ہاں نا، تم خود دیکھ لو گی۔" ایملی نے ترغیب دینے والے لہجے میں کہا۔ "اگر تمہیں بھی کچھ لینا..."

"مجھے وہاں سے کچھ نہیں لینا لیکن میں چلوں گی۔" انہوں نے ایملی کی بات کاٹی۔ "ویسے تم وہاں کیوں جا رہی ہو؟"

"جب کل ہم چلیں گے تو تم دیکھ لینا۔" شیرن عجب سے انداز میں مسکرائی۔ یہ کہتے ہوئے اس کی آنکھیں بالکل پاٹ سی ہو گئی تھیں۔

اسی رات سیرینا دیر سے گھر کی طرف آئی تھی۔ تاریکی چھا چکی تھی۔ جب وہ اپنے گھر کی گلی میں داخل ہوئی تو اسے ایک سایہ سا منڈلاتا دکھائی دیا۔ سیرینا کو دیکھتے ہی وہ اس کی طرف بڑھا تو وہ ڈر گئی۔ وہ ایک آوارہ گرد سا آدمی تھا۔ اس نے پھٹے پرانے کپڑے پہن رکھے تھے اور اس کے پاس سے بدبو کے بھبکے آ رہے تھے۔ سیرینا چیخ مارنے والی تھی کہ اس نے ہاتھ اٹھا کر کہا۔ "ڈرو مت... میں صرف ایک بات کہنے آیا ہوں۔"

"کک... کیا کہنے آئے ہو؟" وہ ہکلائی۔

"یہی کہ ان لڑکیوں سے دور رہو۔ وہ چڑیلیں ہیں۔ وہ تمہیں بھی چڑیل بنا دیں گی۔"

سیرینا کو تعجب ہوا کہ اس آدمی کو کیسے معلوم ہوا کہ وہ ان لڑکیوں سے مل کر آ رہی ہے۔ اسی لمحے عقب سے کسی کار کی تیز روشنی نمودار ہوئی، اس نے ایک لمحے کو مڑ کر دیکھا اور جب پلٹی تو وہ آدمی غائب تھا۔ اتنی جلدی وہ کہاں جا سکتا تھا جبکہ پوری گلی خالی تھی۔ وہ خوف زدہ ہو کر جلدی سے گھر میں آ گئی۔ اس کا باپ ابھی نہیں آیا تھا۔ وہ بہت ڈری ہوئی تھی اس لیے جلدی سے اپنے بیڈ روم میں جا کر لیٹ گئی۔ اسے رہ رہ کر وہ آدمی اور اس کا انتباہ یاد آ رہا تھا۔ پھر اسے ہنسی آنے لگی۔ وہ عام سی لڑکیوں کو چڑیلیں قرار دے رہا تھا۔ سیرینا نے خود کو تسلی دی کہ وہ کوئی پاگل تھا اور ایسے ہی ہانک رہا تھا لیکن وہ اچانک غائب کہاں ہو گیا؟ یہ بات سیرینا کی سمجھ میں نہیں آ رہی تھی۔ فاریک آیا تو اس کا خوف بھی کم ہو گیا اور صبح تک وہ اس بات کو تقریباً بھول چکی تھی۔

اگلے روز وہ کالج کے بعد نکلی تھیں۔ اسے نہیں معلوم تھا کہ شیرن اچانک ہی اس پر اتنی مہربان کیوں ہو گئی تھی۔ اس روز بھی وہ اس سے اچھی طرح پیش آئی۔ لیکن نہ جانے کیوں اسے احساس ہو رہا تھا کہ اس کے رویے میں کہیں نہ کہیں بناوٹ ہے۔ شیرن نے اسے یاد دلایا کہ آج وہ ان کے ساتھ بریکر اسٹریٹ جائے گی۔ کالج کے بعد وہ بریکر اسٹریٹ گئیں۔ وہاں سیرینا نے پہلی بار کرافٹ شاپ دیکھی۔ باہر سے یہ عام سی لگ رہی تھی۔ بس اس کے بورڈ پر لکھا نام انوکھا تھا۔ اس نے نیویارک میں بھی جادوگری سے متعلق دکانیں دیکھی تھیں لیکن ان کی نوعیت کھیل تماشے سے زیادہ نہیں تھی۔

جب وہ مس بیٹریٹ کی دکان میں داخل ہوئی تو اسے اپنے جسم میں ایک سرد سی لہر دوڑتی محسوس ہوئی جو اس کی گردن سے شروع ہو کر کمر کے نچلے حصے تک چلی گئی۔ دکان میں جابجا مختلف رنگوں کی موم بتیاں جل رہی تھیں۔ ریکس پر عجیب قسم کی چیزیں سجی تھیں لیکن ان کی نوعیت بناوٹی نہیں تھی۔ مس بیٹریٹ ایک جوان العمر اور کسی قدر دلکش عورت تھی۔ سیرینا کو اس کی شخصیت میں کچھ پراسراریت لگی۔ وہ تینوں فوراً دکان کے مختلف حصوں میں پھیل گئیں۔ سیرینا ایملی کے ساتھ تھی۔ ایملی اسے ایک ریک تک لائی جس پر مختلف کتابیں رکھی تھیں اور ان میں سے اکثر بہت قدیم لگ رہی تھیں۔ اچانک ایملی نے ان میں سے ایک کتاب نکالی اور اسے سیرینا کی طرف بڑھایا۔ "کیا تم اسے اپنے بیگ میں چھپا سکتی ہو؟"

ایک لمحے کو سیرینا دنگ رہ گئی لیکن پھر اس نے انکار کر دیا۔ "نہیں میں نے کبھی اس قسم کی حرکت نہیں کی۔"

"جیسی تمہاری مرضی۔" ایملی نے شانے اچکائے اور کتاب واپس رکھ دی۔ وہ دکان میں دوسری چیزیں دیکھنے لگیں۔ شیرن نے کچھ سرخ رنگ کی موم بتیاں لیں۔ جب وہ جانے لگیں تو مس بیٹریٹ نے ان کو ایک ایک کتابچہ دیتے ہوئے کہا۔

"یہ چڑیلوں کے بارے میں ہے۔ اس سے تم لوگوں کی معلومات میں اضافہ ہوگا۔"

سب نے کتابچہ لیا تو سیرینا نے بھی ہچکچاتے ہوئے لے لیا۔ اس پر ایک ساحل کی تصویر تھی جس کے اوپر سیاہ بادل چھائے ہوئے تھے۔ اچانک سیرینا کو لگا کہ جیسے بادلوں میں حرکت ہوئی ہو اور ان سے بجلی چمک کر سمندر کے کنارے گری ہو۔ اس نے چونک کر دیکھا تو کتابچے کا سرورق ویسا ہی تھا۔ اس نے جو دیکھا تھا شاید وہ اس کا وہم تھا۔ وہ سب کے ساتھ دکان سے باہر آ گئی۔ اس روز سردی کچھ زیادہ تھی اور سردیوں کے دن ہونے کی وجہ سے سورج جلدی غروب ہو

چاہتا تھا۔ جب تک وہ چھپے علاقے کے پارک تک پہنچیں، تاریکی چھا چکی تھی۔ شیرن نے ان سے کہا۔ ''آؤ کچھ دیر پارک میں ٹھہر کر بیٹھیں۔''

''بہتر نہ چلیں؟'' سیرینا نے اپنا کوٹ لپیٹتے ہوئے کہا۔ ''آج سردی زیادہ ہی ہے۔''

''نہیں کچھ دیر بیٹھتے ہیں۔'' جولی بھی بولی۔ وہ سب راضی ہو گئیں تو اسے بھی رکنا پڑا۔ وہ سب ایک چھوٹی سی جگہ آ بیٹھیں۔ جگہ جگہ آوارہ گردوں نے رات گزارنے کے لیے الاؤ جلا رکھے تھے۔ وہ سب زمین پر ڈھیر ہو گئیں۔ اچانک شیرن نے وہی کتاب نکال کر...... سامنے رکھ دی جو ایملی نے سیرینا کو بیگ میں رکھنے کے لیے کہی تھی اور اس نے انکار کر دیا تھا۔ سیرینا دنگ رہ گئی۔ اس نے ان لوگوں کو کتاب لیتے نہیں دیکھا تھا اور انہوں نے خریدی بھی نہیں تھی کیونکہ شاپ میں سب اس کے سامنے ہی تھیں اور کاؤنٹر پر کسی نے یہ کتاب نہیں دکھائی تھی۔

''یہ تم نے کیسے لی؟''

''ہاتھ کی صفائی۔'' شیرن چٹخارا لے کر بولی۔ ''تمہارا جانا فائدہ مند رہا۔ مس بیٹریٹ کی توجہ تمہاری طرف ہو گئی اور مجھے موقع مل گیا۔''

''ویسے مس بیٹریٹ تم پر خاص توجہ دے رہی تھی۔'' ایملی بولی۔

اس کی بات شیرن کو پسند نہیں آئی۔ ''یہ اس کا مخصوص حربہ ہے وہ اس طرح سے اپنے گاہک بناتی ہے۔''

''لیکن اس کی توجہ اتنی نمایاں نہیں تھی۔'' ایملی نے وضاحت کی۔

''ممکن ہے اسے سیرینا میں کوئی چڑیل نظر آ رہی ہو۔'' شیرن کا لہجہ استہزائیہ ہو گیا۔

''اب میں چلوں گی۔'' سیرینا کھڑی ہو گئی۔

''کیوں اپنے بارے میں اور کچھ سن کر نہیں جاؤ گی؟'' شیرن نے پوچھا۔

''شکریہ... مجھے دیر ہو رہی ہے۔'' سیرینا اس کی بات نظر انداز کر کے بولی۔

''کل سب میرے ہاں جمع ہوں گے۔'' ایملی نے کہا۔ ''کیا تم آؤ گی؟''

''کوشش کروں گی۔'' اس نے کہا اور جلدی سے وہاں سے نکل آئی۔ اسے سردی لگ رہی تھی اور شاید شیرن کی بات بھی بری لگی تھی۔ گھر آ کر اس نے اس بارے میں سوچا تو اسے لگا کہ شیرن کوئی اچھی لڑکی نہیں ہے۔ اس نے ایک کتاب چرائی تھی اور اس کا مذاق بھی اڑا رہی تھی۔ اب وہ ان سے نہیں ملے گی لیکن اگلے روز جب وہ کالج سے نکلتے ہوئے ایملی نے اس کو یاد کرایا کہ سب اس کے گھر جمع ہوں گے تو وہ انکار نہیں کر سکی۔ وہ سب ایملی کے گھر آ گئے۔ اس کی ماں ایک سادہ اور اپنے کام سے کام رکھنے والی عورت تھی۔ اس نے نہ تو ان لڑکیوں کے جمع ہونے پر اعتراض کیا اور نہ ہی سیرینا کے بارے میں زیادہ سوال کیے۔ اس نے ان سے کافی کا پوچھا پھر وہ اوپر آ گئیں۔

اندر آتے ہی شیرن نے سگریٹ سلگا لی۔ پھر ایملی نے کتاب نکالی تو سیرینا کو اندازہ ہوا کہ اس وقت وہ اس کتاب کے لیے جمع ہوئے ہیں۔ ویسے تجسس اسے بھی تھا کہ آخر اس کتاب میں کیا ہے۔ اس نے شیرن سے پوچھا تو وہ بے نیازی سے بولی۔ ''اس کتاب میں جادو کے بعض نادر طریقے ہیں جن سے انسان طاقت حاصل کر سکتا ہے۔''

''اس کے علاوہ بھی بہت کچھ ہے۔'' جولی نے کہا۔ ''میں نے ایک بار اس کے بعض صفحے اپنے کیمرے کی مدد سے اتار لیے تھے۔ اس میں بہت ساری عجیب باتیں تھیں۔''

شیرن نے کتاب کھولی تو وہ سب بھی اس پر جھک گئیں۔ ابتدا میں تعارف تھا اور خبردار کیا گیا تھا کہ اس کتاب میں درج ہر جادو کو کرنے کی صورت میں اس کی مخصوص قیمت ادا کرنی پڑے گی۔ اگر ایسا نہ کیا گیا تو جادو کرنے والے کو نقصان بھی ہو سکتا ہے۔ اس کتاب میں کچھ نسخے ایسے تھے جن کی مدد سے جادو کرنے والا اپنی طاقت آزما سکتا تھا۔ ایک جادو کسی بھی انسان کو فضا میں بلند کرنے کا تھا۔ اس کا سارا طریقہ درج تھا۔ ان کو پہلے پانچ سیاہ موم بتیاں ایک ڈیوڈ اسٹار (یہودیوں کا مخصوص مذہبی نشان چھ کونوں والا ستارہ) کے ہر کونے پر جلانی تھیں اور اس کے وسط میں بننے والے پانچ پہلو والے خانے میں اس شخص کو لٹانا تھا۔ پھر تین افراد میں سے ایک اس کے سر کی طرف اور دو اس کے دائیں بائیں اس طرح بیٹھ جائیں کہ وہ لیٹنے والے کے شانے، کمر کے خم اور کولہوں سے نیچے رانوں کو ہاتھ سے سہارا دیں۔ لیکن صرف سہارا دیں اسے اٹھانے کی کوشش نہ کریں اور سب مل کر چند مخصوص الفاظ دہرائیں کہ ان میں سے کسی کی آواز ایک خاص حد سے اوپر نہ جائے۔ اگر وہ لیٹے ہوئے شخص کو ہوا میں معلق کرنے میں کامیاب ہو گئے تو اس کا مطلب ہو گا کہ ان میں اس کتاب کو استعمال کرنے کی صلاحیت ہے۔

''بکواس۔'' سیرینا نے بے یقینی سے کہا۔ ''ایسا کیسے ہو سکتا ہے؟''

"تجربہ کر کے دیکھ لیتے ہیں ابھی پتا چل جائے گا۔"

جولی بولی۔

"ہم کامیاب ہوں گے۔" شیرن بولی۔ "مجھے پتا ہے ہمارے اندر خفیہ طاقت ہے۔"

"میرے اندر کوئی خفیہ طاقت نہیں ہے۔" سیرینا نے کمزور سے لہجے میں تردید کی۔

"چلو ابھی دیکھ لیتے ہیں۔" شیرن بولی۔ "تجربے کے لیے کون خود کو پیش کرے گا؟"

"میں۔" ایملی بولی۔ وہ بہت پُرجوش ہو رہی تھی۔

"بس تو ابھی تجربہ کر لیتے ہیں۔ ہمارے پاس اس کے لیے درکار تمام چیزیں بھی ہیں۔"

"کیا یہ مناسب ہوگا؟" سیرینا نے مداخلت کی۔

شیرن نے اسے گھورا اور بولی۔ "بالکل مناسب ہے۔"

اس کے بعد سیرینا نے کوئی اعتراض نہیں کیا۔ انہوں نے ایک سرخ چاک کی مدد سے فرش پر ستارہ بنایا اور اس کے پانچوں کونوں پر پانچ سیاہ موم بتیاں روشن کیں۔ اس کے بعد ایملی ستارے کے وسطی خانے میں لیٹ گئی۔ اس کا جسم بالکل سیدھا تھا اور اس نے دونوں ہاتھ سینے پر باندھ رکھے تھے۔ شیرن اس کے سرہانے اور وہ دونوں دائیں بائیں آگئیں۔ انہوں نے ایملی کے جسم تلے ہاتھ رکھے اور کتاب میں لکھے ان مخصوص الفاظ کو دہرانے لگیں۔ ساتھ ہی وہ ایک دوسرے کو دیکھتے ہوئے ہنس رہی تھیں۔ اچانک شیرن بولی۔

"یہ کام اس طرح نہیں ہوگا۔ ہمیں پوری سنجیدگی سے کرنا ہوگا۔ اپنی ساری توجہ کے ساتھ۔"

اس بار وہ سب سنجیدہ ہو گئیں اور پوری توجہ سے مخصوص الفاظ دہرانے لگیں۔ وہ شاید قدیم عبرانی کے الفاظ تھے۔ کچھ دیر بعد سیرینا کو عجیب سا احساس ہوا اور اس نے دیکھا کہ ایملی کا جسم کسی قدر بلند ہوا ہے۔ پھر وہ مزید اوپر ہونے لگا۔ حالانکہ انہوں نے اسے صرف ہلکا سا چھو رکھا تھا، کسی قسم کا سہارا نہیں دیا تھا۔ رفتہ رفتہ ایملی واضح طور پر فرش سے اوپر ہو گئی اور اس کا جسم فضا میں معلق ہو گیا۔ انہوں نے الفاظ دہرانا چھوڑ دیے اور اپنے ہاتھ بھی ہٹا لیے۔ اس کے باوجود ایملی فضا میں معلق رہی۔ وہ اپنے سینے پر ہاتھ باندھے بالکل ساکت تھی۔

"یہ... تو سچ مچ..." سیرینا نے کہنا چاہا۔

"واقعی ہم نے کر لیا ہے۔" شیرن کا لہجہ خوشی سے بھرپور تھا۔

اسی وقت کمرے کا دروازہ کھلا اور ان سب کی توجہ اس

## بانی پاکستان قائداعظم محمد علی جناح
## کی ابتدائی زندگی کی جھلک

☆ بمبئی ریذیڈنسی کے تحت، کاٹھیاواڑ کی شاہی ریاست گونڈل کے گاؤں پانیلی میں 25 دسمبر 1876ء کو پیدا ہوئے۔

☆ جناح پونجا کی 7 اولادوں میں سب سے بڑے تھے۔

☆ دو تایا، والجی اور ناتھو، ایک پھوپی مان بائی تھیں۔

☆ بہن بھائیوں میں علی الترتیب محمد علی جناح، رحمت، مریم، احمد علی، شیریں، فاطمہ اور بندہ علی تھے۔ چار بھائی، تین بہنیں۔

☆ عقیقے کی رسم گانود گاؤں میں حسن پیر کی درگاہ پر ہوئی۔ درگاہ پر سر کے بال اتارنے کے بعد اہل خانہ اپنے آبائی گاؤں پانیلی آگئے جہاں بڑے پیمانے پر دعوت ہوئی..... کہتے ہیں کہ اس روز پانیلی کے کسی گھر میں چولہا روشن کرنے کی ضرورت پیش نہیں آئی۔

☆ جناح پونجا پانیلی میں اپنے دونوں بھائیوں کے ساتھ خاندانی کھڈیوں پر کپڑا تیار کر کے فروخت کرتے تھے اور پانیلی کے خوش حال لوگوں میں شمار کیے جاتے تھے۔ کاروبار بڑھانے کی لگن میں وہ پانیلی سے گونڈل چلے گئے۔ اسی دوران میں دھافنہ نامی گاؤں کے ایک گھرانے میں والدین کے ذریعے میٹھی بائی سے 1874ء کے لگ بھگ جناح پونجا کی شادی ہوئی، دو سال بعد میٹھی بائی کے بطن سے محمد علی نے جنم لیا۔

☆ جناح پونجا کے دل میں کاروباری ترقی کی لگن تھی۔ پانیلی کے مقابلے میں گونڈل شہر تھا مگر وہاں بھی مواقع محدود تھے۔ وہ بمبئی اور کراچی کی کہانیاں سن کر متاثر تھے۔ آخرکار وہ کاٹھیاواڑ سے کراچی آگئے جو ان دنوں چھوٹا سا شہر تھا مگر اس کی بندرگاہ تیزی سے ترقی کر رہی تھی۔ کھڈا، کراچی کا اہم ترین کاروباری علاقہ تھا جہاں مچھلیاں خشک کر کے گوداموں میں رکھی اور پھر دور دور بھیجی جاتی تھیں۔ صدر کے علاقے میں انگریز فوجیوں کی چھاؤنی تھی۔ جناح پونجا میٹھی بائی اور محمد علی کے ساتھ نیونہام روڈ پر دو کمروں کا ایک مکان کرائے پر لے کر آباد ہو گئے۔ اس زمانے میں وہ علاقہ مقامی اور گجرات کاٹھیاواڑ سے آئے ہوئے تجارت پیشہ معززین کی رہائش کے ساتھ کراچی کا کاروباری مرکز بھی تھا۔

علیحدہ ہوگئی۔ ایملی کی ماں بلا رہی تھی۔ ایملی نے بھی فضا میں معلق رہنے کی کوشش کی اور اسی لمحے وہ دھڑام سے نیچے گر گئی۔ اس کی ماں نہیں دیکھ سکی تھی کہ وہ فضا میں معلق ہے لیکن اس نے اسے گرتے ہوئے محسوس کرلیا۔ اس نے پریشان ہو کر ایملی سے کہا۔ ''ڈیئر تم ٹھیک ہو نا؟''

''یس مام۔'' ایملی نے جلدی سے اٹھ کر اس کے ہاتھ سے کافی کی ٹرے لی اور اسے دروازے تک چھوڑنے گئی اور اسے رخصت کرکے آئی۔

''شکر ہے ماما نے نہیں دیکھا۔''

سیرینا اب کتاب دیکھ رہی تھی۔ اس کا شک یقین میں بدل گیا تھا۔ انہوں نے کتاب کا ابتدائیہ پورا نہیں پڑھا تھا اور اس میں درج عملیات کے چکر میں لگ گئے تھے۔ اس نے شیرن سے کہا۔ ''تم نے پورا نہیں پڑھا تھا۔ اس کتاب میں درج ہر عمل ہم ایک بار ہی کرسکتے ہیں اور ہر عمل کی قیمت دینا ہوگی۔''

''اس عمل کی کیا قیمت ہے؟'' جولی خوف زدہ لہجے میں بولی۔

سیرینا نے عمل والا حصہ نکالا اور اسے تلاش کرنے پر ایک جگہ باریک سا لکھا نظر آیا۔ ''عمل کرنے والوں کو اپنے خون سے قیمت دینا ہوگی۔ کم سے کم ایک پیالہ خون سے... اگر خود نہیں دے گا تو کسی حادثے میں یہ خون نکل جائے گا۔''

''ایک پیالہ خون۔'' جولی خوف زدہ ہوگئی۔

''زیادہ نہیں ہوتا ہے۔'' شیرن نے بے پروائی سے کہا۔ ''اس سے زیادہ تو میرا کالج میں ٹیسٹ ہوتے وقت نکال لیا گیا تھا اور پھر ہم سب کو مل کر ایک پیالہ بھرنا ہے۔''

''اس کا کیا ہوگا؟'' ایملی نے سوال کیا۔

''کچھ نہیں۔'' سیرینا نے کتاب میں دیکھا۔ ''اس میں صرف خون نکالنے کا ذکر ہے اس کا کیا کرنا ہے یہ نہیں بتایا ہے۔''

''بس اصل میں تو خون نکالنا ہے۔'' شیرن بولی۔

وہ ڈر رہی تھیں لیکن پھر شیرن کے اصرار پر انہوں نے ایک پیالہ لیا اور باری باری اپنے بائیں انگوٹھے میں ہلکا سا کٹ لگا کر پیالے کو خون سے بھرنے لگیں۔ جب پیالہ بھر گیا تو ایملی نے اسے لے جا کر فلیش میں بہا دیا۔ اس تجربے کی کامیابی نے ان کو پُرجوش کردیا تھا۔ شیرن نے جاتے وقت کہا۔ ''اب ہم کل پھر کوئی تجربہ کریں گے۔''

''نہیں کل میں نہیں آسکوں گی۔'' سیرینا نے انکار کیا۔

''کوئی بات نہیں اس سے اگلے دن سہی۔''

وہ دوسرے دن آنے کا طے کرکے رخصت ہوگئیں۔ سیرینا گھر آتے ہوئے خوش تھی لیکن ساتھ ہی اس کے اندر ہلکا سا خوف بھی پرورش پا رہا تھا کہ یہ سب کیا ہے۔ کیا واقعی جادو کوئی حقیقت ہے۔ اگر اس نے ایملی کو خود فضا میں معلق ہوتے نہ دیکھا ہوتا تو اس کے لیے اس سوال کا جواب اتنا آسان نہ ہوتا مگر اب وہ کہہ سکتی تھی کہ جادو ایک حقیقت ہے۔ وہ گھر آئی اور نہا دھو کر کھانے کے ساتھ ٹی وی کے سامنے بیٹھ گئی۔ ان کے علاقے میں ایک کارنیوال آیا ہوا تھا۔ ٹی وی پر اس کے بارے میں دکھایا جا رہا تھا۔ فون کی گھنٹی بجی تو اس نے آواز کم کردی۔ ''ہیلو۔'' سیرینا نے کہا۔ نمبر اس کے لیے اجنبی تھا۔

''میں جارڈ ہوں، کیسی ہو تم؟'' دوسری طرف سے جارڈن کی آواز آئی۔

''فائن تم سناؤ... میرا نمبر کہاں سے ملا؟''

''بس مل گیا۔ تمہیں کارنیوال کے بارے میں پتا چل گیا ہوگا۔ چلنے کے بارے میں کیا خیال ہے؟''

''میں نے سوچا نہیں ہے۔'' وہ ہچکچائی۔

''تو سوچ لو۔'' جارڈ کا انداز ترغیب آمیز ہوگیا۔

سچ تو یہ ہے کہ جارڈ اسے اچھا لگا تھا لیکن وہ اس کے ساتھ اتنی تیزی سے تعلقات بڑھانا نہیں چاہتی تھی۔ شیرن نے اسے شکاری قرار دیا تھا۔ اس کے باوجود وہ مان گئی۔ ''او کے میں آؤں گی۔''

''نہیں تم مت آنا، میں تمہیں لینے آؤں گا۔''

''ٹھیک ہے۔'' اس نے کہا۔

اگلے دن کالج سے آنے کے بعد وہ خاص طور سے تیار ہوئی۔ اس نے باپ کو بھی بتا دیا تھا کہ وہ اپنے کالج فیلو کے ساتھ کارنیوال دیکھنے جا رہی ہے۔ اس نے کوئی اعتراض نہیں کیا۔ سیرینا بن سنور کر جارڈ کی منتظر تھی۔ اس کا خیال تھا کہ وہ جلد آئے گا لیکن وہ ٹھیک چھ بجے آیا جب تاریکی چھا چکی تھی۔ کار کا ہارن سن کر وہ باہر آئی۔

''اتنی دیر لگا دی۔'' اس نے کار میں بیٹھتے ہوئے کہا۔

''اصل مزہ تو رات میں آتا ہے۔'' اس نے معنی خیز انداز میں کہا۔

''ہاں لیکن مجھے زیادہ دیر رکنے کی اجازت نہیں ہے۔'' سیرینا نے اسے خبردار کیا۔ ''مجھے تم رات دس بجے سے پہلے گھر چھوڑ دینا۔''

''تم فکر مت کرو۔'' جارڈ نے کار آگے بڑھا دی۔

سردی کی شدت کی وجہ سے کارنیوال میں اتنی گہما گہمی نہیں تھی۔ اکثر نوجوان لڑکے لڑکیاں آ جا رہے تھے۔ وہ آئس کریم لے کر ایک جگہ آ بیٹھے۔ جارڈ اس سے اس کے بارے

میں چہل رہا تھا۔ پھر اچانک اس نے سیرینا کی ٹانگ پر ہاتھ رکھا۔ "یہاں سردی بہت ہے، میرے گھر چلو گی۔"

سیرینا نے اس کی طرف دیکھا۔ "میرا خیال ہے یہ ہماری دوسری ملاقات ہے اور ہمیں اتنی جلدی ملاقات کے لیے ایک دوسرے کے گھر نہیں جانا چاہیے۔"

جار مسکرایا اور اس نے اصرار کیا۔ "میرا یہ مطلب نہیں تھا تم شاید غلط سمجھ رہی ہو۔"

"اگر میں غلط سمجھ رہی ہوں تب بھی فی الحال میں تمہارے گھر نہیں جا سکتی۔" اس نے انکار کیا تو جار بجھ گیا۔

وہ کچھ دیر کارنیوال میں گھومتے رہے۔ انہوں نے برگر اور فرائیڈ بیف لیا تھا۔ جار اس کے ساتھ خوش نظر آنے کی کوشش کر رہا تھا لیکن اسے محسوس ہوا کہ وہ صرف اداکاری کر رہا ہے ورنہ اندر سے خوش نہیں تھا۔ دس بجے کے قریب اس نے سیرینا سے کہا۔ "آؤ میں تمہیں گھر چھوڑ آؤں۔"

سیرینا خوش ہو گئی ورنہ اسے خدشہ تھا کہ شاید جار اس معاملے میں اسے تنگ کرے گا۔ جار نے کارنیوال میں خاصی پی بھی لی تھی۔ کار چلاتے ہوئے اچانک اس نے سیرینا کے جسم پر ہاتھ پھیرنا شروع کر دیا۔

وہ کسمسائی۔ "یہ کیا کر رہے ہو، ڈرائیونگ کی طرف توجہ دو حادثہ نہ ہو جائے۔"

مگر جار اپنی حرکتوں میں مگن رہا۔ جب معاملہ سیرینا کی برداشت سے باہر ہو گیا تو اس نے جار کو سختی سے روک دیا۔ اس پر جار نے کار سڑک کے کنارے ایک جگہ روک دی۔ اس کا ارادہ بھانپ کر سیرینا کار سے نکل گئی۔ جار بھی اس کے پیچھے آیا اور اس نے ایک جگہ سیرینا کو پکڑ کر زمین پر گرا لیا۔ سیرینا نے بھرپور مزاحمت کی اور اچانک جار کے پیٹ پر گھٹنا مارا، وہ کراہ کر گرا تو سیرینا کو موقع مل گیا۔ وہ اٹھ کر بھاگی۔ عقب سے جار اسے آواز دیتا رہ گیا لیکن وہ رکی نہیں۔ اس کے منہ سے گھٹی گھٹی سسکیاں نکل رہی تھیں اور آنسوؤں سے اس کی آنکھیں دھندلا رہی تھیں مگر وہ اپنی پوری قوت مجتمع کر کے بھاگتی جا رہی تھی۔ اچانک ہی اس نے خود کو ایملی کے گھر کے سامنے پایا۔ اس نے بے تابی سے دروازے پر دستک دی۔ چند لمحوں بعد ایملی نے دروازہ کھولا اور اس کی حالت دیکھ کر پریشان ہو گئی۔

"سیرینا کیا ہوا ہے؟"

وہ اس سے چمٹ کر رونے لگی۔ اس نے سسکیاں لیتے ہوئے ایملی کو ساری بات بتائی۔ وہ اسے اوپر اپنے کمرے میں لے آئی۔ اس نے سیرینا کا منہ اور لباس صاف کیا جو مٹی ہو رہا تھا۔ اسے ایک گلاس بیئر دی۔ بیئر پی کر سیرینا کے حواس کسی قدر بحال ہوئے۔ ایملی نے کہا۔ "تم اس کے خلاف رپورٹ کرو گی۔"

اس نے نفی میں سر ہلایا۔ "بے کار ہے ہم اس کے خلاف کچھ ثابت نہیں کر سکوں گی۔ الٹا میری بدنامی ہو گی۔ میرے لیے اس کو نظرانداز کر دینا ہی بہتر ہو گا۔"

## بانی پاکستان قائداعظم محمد علی جناح کی ابتدائی زندگی کی جھلک

☆ عقیقے کے لیے کراچی سے ایک عام کشتی کے ذریعے ویراول گھاٹ تک کا سفر لرزہ خیز تھا لیکن قدرت کو ننھے محمد علی جناح سے ایک بڑا کام لینا تھا، نازک سی کشتی خوفناک سمندری تلاطم سے بخیروخوبی گزر گئی۔

☆ 9 سال کی عمر میں محمد علی کو قریبی پرائمری اسکول میں داخل کرایا گیا جہاں ان کا دھیان تعلیم سے زیادہ کھیل کود اور دوستوں کی صحبت کی طرف مائل تھا ایک دن انہوں نے جناح پونجا سے صاف کہہ دیا کہ انہیں اسکول جانا اچھا نہیں لگتا۔ وہ اپنے والد کے ساتھ کاروبار کے گر سیکھنا چاہتے ہیں۔ والد کے دفتر کے کاموں میں وہ کوئی کردار ادا کرنے کے قابل نہیں تھے۔ دو ماہ میں اکتا کر انہوں نے فیصلہ کیا کہ والد صاحب کے دفتر سے اسکول ہی بہتر ہے۔ پرانے اسکول میں لوٹنے پر وہ پڑھائی کے بارے میں بہت سنجیدہ ہو چکے تھے مگر حساب میں کمزور تھے۔ جناح پونجا کاروباری امور کی انجام دہی میں حساب کی اہمیت جانتے تھے۔ انہوں نے اس کمی کو دور کرنے کے لیے محمد علی کو گھر سے قدرے دور، سندھ مدرستہ الاسلام میں داخل کرا دیا۔ یہ اسکول حسن علی آفندی مرحوم نے قائم کیا تھا۔ محمد علی نے دس سال کی عمر میں گجراتی کی چوتھی جماعت سے سندھ مدرسے میں اپنی نئی تعلیمی زندگی کا آغاز کیا لیکن وہاں بھی ان کا میلان غیر نصابی سرگرمیوں کی طرف تھا۔ آخر ان کی پھوپی مان بائی انہیں بمبئی لے گئیں۔ وہاں انجمن الاسلام اسکول سے گجراتی کی چوتھی جماعت پاس کر کے انگریزی کی پہلی جماعت میں داخلے کی اہلیت حاصل کر لی۔ ماں باپ ان کے فراق میں تڑپ رہے تھے۔ انہیں کراچی بلا لیا گیا۔ 23 دسمبر 1887ء کو انہیں دوبارہ سندھ مدرسے میں داخل کرا دیا گیا۔

"تم نے ٹھیک کہا۔" ایملی نے اس کی تائید کی۔ "ممکن ہے اس صورت میں وہ دشمنی پر اتر آئے۔"

"مجھے بھی یہی خیال آ رہا ہے۔" سیرینا نے سر ہلایا۔ "آئندہ میں اس کی صورت بھی نہیں دیکھوں گی۔"

اس رات ایملی اسے گھر چھوڑنے آئی۔ اگلے روز جب وہ کالج آئی تو جار اسے دیکھتے ہی اس کی طرف لپکا۔

"سیرینا... میں تم سے معذرت چاہتا ہوں۔"

"مجھے تمہاری معذرت کی ضرورت نہیں ہے۔" سیرینا نے سرد لہجے میں کہا۔ "میں نے کل رات والی بات بھلا دی ہے۔ اگر تم نے مجھے دوبارہ تنگ کیا تو میں تمہاری شکایت کر دوں گی۔"

جار کا چہرہ بجھ گیا پھر وہ اس کے سامنے سے ہٹ گیا۔ اس نے سمجھ لیا تھا کہ سیرینا اس وقت اس کی بات نہیں سنے گی۔ سیرینا کو اس کی حالت دیکھ کر انجانی سی خوشی ہوئی۔ اس شام وہ پھر سب ایملی کے گھر جمع ہوئے۔ سیرینا نے شیرن کے اصرار پر اسے جار کی حرکت اور پھر اس کی طرف سے معذرت کے بارے میں بتایا۔

"اس نے تم سے معذرت بھی کی؟" شیرن نے عجیب سے لہجے میں پوچھا۔

"لیکن میں نے اسے سختی سے کہہ دیا کہ اب وہ مجھ سے بات نہ کرے ورنہ میں اس کی شکایت کر دوں گی۔"

"خیر چھوڑو اسے۔" شیرن نے بات پلٹ دی۔ "آج ہم کیا کریں گے؟"

جولی کتاب لیے بیٹھی تھی۔ اس نے اس کا ایک صفحہ ان کے سامنے کر دیا۔ اس پر جو عمل درج تھا، اس پر لکھا تھا۔ "اپنی کوئی ایک خواہش پوری کریں۔" ایملی نے سوالیہ نظروں سے جولی کی طرف دیکھا۔

"کیا مطلب؟"

جولی پڑھنے لگی۔ "انسان کی بے شمار خواہشیں ہوتی ہیں جو وہ پوری نہیں کر پاتا ہے۔ بہت ساری خواہشات بظاہر ناممکن ہوتی ہیں لیکن اس کتاب میں درج عمل کر کے انسان کوئی بھی خواہش یقینی طور پر پوری کر سکتا ہے۔ چاہے وہ بظاہر ناممکن نظر آتی ہو۔"

"میری ایسی کوئی خواہش نہیں ہے۔" سیرینا نے کہا۔

"ایسا نہیں ہے۔" شیرن بولی۔ "ہر انسان کی کوئی نہ کوئی ایسی خواہش ہوتی ہے جس کے بارے میں وہ کسی سے کہہ نہیں سکتا...... لیکن دل میں ضرور رکھتا ہے۔ ہمیں سوچنا چاہیے کہ ہمارے دل میں ایسی کوئی خواہش ہے تو ہم اس پر ضرور عمل کریں گے۔"

وہ سب سوچ میں پڑ گئیں۔ سیرینا کو سوچتے ہوئے اچانک ہی جار کا خیال آیا۔ اس نے اس کے ساتھ جو کیا تھا اس کے بعد سیرینا کے اندر اس کے خلاف گھٹن آمیز غصہ بیٹھ گیا تھا اور اس کے دل میں یہ بات بار بار آتی تھی کہ وہ اس سے بدلہ لے گی۔ کیا وہ اس سے بدلے کی خواہش نہیں کر سکتی؟ سوچتے سوچتے اسے ایک ترکیب سوجھ گئی اور اس نے اعلان کیا۔ "میری ایک خواہش ہے لیکن میں اسے ابھی کسی کو بتا نہیں سکتی۔"

"کوئی بات نہیں۔" جولی بولی۔ "کتاب میں لکھا ہے خواہش کا زبان سے بیان کرنا یا کسی کو بتانا ضروری نہیں لیکن اس کے لیے ایک خاص عمل کرنا ضروری ہے اور وہ بھی کسی ویران جگہ جا کر۔"

سیرینا نے جولی کی طرف دیکھا۔ "کیا تمہاری بھی کوئی خواہش ہے؟"

جولی کے شانوں اور کمر کی کھال پر عجیب طرح کے چھوٹے چھوٹے دانے نکلے ہوئے تھے جنہوں نے اس کی کھال کو بدنما کر دیا تھا۔ وہ اس وجہ سے کوئی ایسا لباس نہیں پہن سکتی تھی جس سے اس کے جسم کے وہ حصے نظر آئیں۔ جولی نے سر ہلایا تو وہ سب مسکرانے لگیں۔ اس کی خواہش کا سب کو پتا تھا۔ پھر سیرینا نے ایملی کی طرف دیکھا۔ "اور تمہاری کوئی خواہش ہے؟"

"بالکل ہے۔" وہ بولی۔ "لیکن میں بتا نہیں سکتی۔"

"اور میں بھی نہیں۔" شیرن نے ہاتھ اٹھایا۔ "مگر میری خواہش تم سب سے زیادہ شدید ہے۔"

"تو طے ہے کہ ہم اس پر عمل کریں گے۔" جولی بولی۔ وہ سب سے زیادہ بے چین لگ رہی تھی۔ وہ سب راضی ہو گئیں۔ طے ہوا کہ آنے والے اتوار کو گھر والوں سے پکنک کا بہانہ کر کے وہ سب صبح سویرے گھروں سے نکلیں گی اور دور کسی جنگل میں جا کر یہ عمل کریں گی۔ ساتھ ہی انہوں نے طے کر لیا کہ وہ اپنی سرگرمیوں کے بارے میں اپنے گھر والوں کو کچھ نہیں بتائیں گی۔ اس صورت میں ممکن تھا کہ ان پر پابندی لگ جاتی۔

☆☆☆

وہ چاروں بس سے اتریں تو اس جگہ ان کو دور دور تک کوئی انسان یا کوئی گھر نظر نہیں آ رہا تھا۔ انہوں نے بس ڈرائیور سے کہا تھا کہ انہیں کسی ایسی جگہ اتارے جو انسانی آبادی سے دور اور بالکل پر سکون ہو۔

"اب کہاں چلیں؟" شیرن نے ادھر اُدھر نظریں دوڑاتے ہوئے کہا۔

"اس طرف۔" جولی نے درختوں کی طرف اشارہ کیا۔ وہ اپنی پکنک باسکٹس اٹھائے اس طرف چل پڑیں۔ اس طرف زمین ایسی تھی جیسے وہاں انسانوں کے قدم کم آتے ہوں۔ خودرو جنگل میں وہ چاروں خاصی دور تک چلی گئیں پھر ایک جگہ منتخب کر کے انہوں نے صنوبر کے درخت تلے اپنا سامان رکھا اور سوکھے پتوں کے ڈھیر پر چادر بچھا کر لیٹ گئیں۔ دھوپ بہت اچھی لگ رہی تھی۔ کچھ دیر بعد شیرن نے کتاب نکالی۔ کتاب اسی کے پاس ہوتی تھی اور اسے ایک طرح سے اس کی ملکیت تسلیم کر لیا گیا تھا کیونکہ کتاب اسی نے چرائی تھی۔ اس عمل کے لیے ان کو کوئی چیز درکار نہیں تھی سوائے خنجر کے۔ ایک مخصوص وظیفہ پڑھنے کے بعد ان میں سے ایک لڑکی کو وہ خنجر دوسری لڑکی کی گردن پر رکھ کر کچھ مخصوص الفاظ دہرانے تھے اور اس کے بعد دل ہی دل میں اپنی خواہش کا اظہار کرنا تھا۔ آخر میں لکھا تھا۔ "عمل مکمل ہونے کی کوئی ایسی نشانی ظاہر ہوگی جو خود بتا دے گی کہ کی جانے والی خواہشیں پوری ہو سکتی ہیں۔ اس صورت میں سب عمل کرنے والوں کو خون کا نذرانہ دینا ہوگا۔"

"پھر خون؟" سیرینا ڈر گئی۔

"تو ہمارا کیا جاتا ہے؟" شیرن بولی۔ "بس ذرا سا خون ہی تو دینا ہوتا ہے۔"

اس بار انہیں خون اس جگہ دفن کرنا تھا جہاں انہوں نے عمل کیا ہو۔ وہ بتائے گئے طریقے کے مطابق آمنے سامنے کھڑی ہو گئیں اور انہوں نے اپنے ہاتھ فضا میں بلند کر لیے۔ پھر وہ سب وظیفے میں لکھے مخصوص الفاظ دہرانے لگیں۔ یہ الفاظ ان کو ایک مخصوص تعداد میں دہرانے تھے اور اس دوران ان میں کوئی اور بات نہیں کرنی تھی۔ سیرینا کا دل بری طرح دھڑک رہا تھا۔ گنتی شیرن کو کرنی تھی اور ان کو اس کے ساتھ الفاظ دہرانے تھے اس لیے وہ چپ ہوئی تو سب چپ ہو گئیں۔ اس کے بعد پہلے شیرن نے سیرینا کی گردن پر چاقو رکھ کر اپنی خواہش کا اظہار کیا۔ اس کے بعد سیرینا نے جولی کی اور جولی نے ایملی کی گردن پر چاقو رکھ کر خواہش کی۔ آخر میں ایملی نے شیرن کی گردن پر چاقو رکھ کر خواہش کی اور یہ چکر مکمل ہو گیا۔

وہ سب نڈھال سی ہو کر چادر پر بیٹھ گئیں حالانکہ انہوں نے کوئی محنت والا کام نہیں کیا تھا اس کے باوجود انہیں محسوس ہو رہا تھا جیسے ان کی توانائی سلب ہو گئی ہو۔ سب ان کو کسی نشانی کا


## قارئین متوجہ ہوں

قرآن حکیم کی مقدس آیات و احادیث نبوی آپ کی دینی معلومات میں اضافے اور تبلیغ کے لیے شائع کی جاتی ہیں ان کا احترام آپ پر فرض ہے لہٰذا جن صفحات پر آیات اور احادیث درج ہیں ان کو صحیح اسلامی طریقے کے مطابق بے حرمتی سے محفوظ رکھیں۔


انتظار تھا جو ان کو بتائے کہ ان کا عمل کامیاب رہا تھا۔ کچھ دیر بعد سیرینا نے کہا۔ "ابھی تک تو کچھ نہیں ہوا۔"

"کہیں ہمارا عمل ناکام تو نہیں گیا؟" جولی کے لہجے میں بے یقینی سی تھی۔

"ہمیں اتنی جلدی نہیں کرنی چاہیے۔" شیرن نے ان کو تسلی دی۔ "ممکن ہے اس کا نتیجہ تھوڑا دیر سے نکلے۔"

"ہاں ہمیں کچھ انتظار کرنا چاہیے۔" ایملی نے اس کی تائید کی۔

اسی لمحے سیرینا کو ماحول میں کچھ تبدیلی محسوس ہوئی۔ جنگل میں ہلکی سی ہوا چل رہی تھی اور ان کے آس پاس کچھ تتلیاں بھی اڑ رہی تھیں۔ پہلے سیرینا نہیں جان سکی کہ تبدیلی کیا آ رہی ہے۔ پھر اسے محسوس ہوا کہ وہاں تتلیوں کی تعداد بڑھ رہی تھی۔ نہ جانے کہاں سے بے شمار تتلیاں چلی آ رہی تھیں اور دیکھتے ہی دیکھتے ان کی تعداد اتنی بڑھ گئی کہ ان کے چاروں طرف تتلیاں ہی تتلیاں اڑنے لگیں۔ وہ سب حیرت اور خوشی کے عالم میں ان کو دیکھ رہی تھیں۔ تتلیاں آ کر ان پر بیٹھ رہی تھیں اور اڑتے ہوئے ان سے ٹکرا رہی تھیں۔ پھر جس طرح وہ بڑی تعداد میں کہیں سے آئی تھیں اسی طرح کچھ دیر میں ان کی تعداد کم ہونے لگی اور چند منٹ کے بعد وہ مکمل طور پر غائب ہو چکی تھیں۔

"یہ کیا تھا؟" جولی نے سحر زدہ سی آواز میں کہا۔

"نشانی۔" شیرن اچانک چلائی۔ "میرے خدا! یہ نشانی تھی۔"

"ہاں ہمیں نشانی مل گئی ہے۔" سیرینا نے اس کی تائید کی۔ وہ سب خوشی سے آپس میں لپٹنے اور ایک دوسرے کو پیار کرنے لگیں۔ کچھ دیر بعد ان کے جذبات اعتدال میں آئے تو انہوں نے کھانے پینے کا سامان نکالا۔ کھانے کے بعد انہوں نے کچھ دیر آرام کیا اور پھر جنگل کی سیر کے لیے نکل گئیں۔ کچھ فاصلے پر ایک اونچی پہاڑی سے دور سمندر اور اس کا کنارہ نظر آ رہا تھا۔ سیرینا نے یہ منظر دیکھا تو بے ساختہ کنارے پر بنا ہوا سرور ہاؤس یاد آ گیا۔ وہ بھی شاید یہاں تھا۔ اس نے ساتھیوں کی توجہ اس طرف دلائی تو وہ بھی حیر

ہو گی۔ ”ہاں یہ بالکل ایسی سرورق جیسا ہے۔“
”کسی دن یہاں بھی آئیں گے۔“ سیرینا نے تجویز دی۔
”ٹھیک ہے۔“ شیرن کے بجائے جولی بولی۔ ”لیکن ہمیں پھر کسی محل کے لیے باہر آنا پڑے گا تو ہم یہاں آئیں گے۔“
واپس جا کر انہوں نے محل کی قیمت یعنی اپنا اپنا خون نکال کر اس جگہ زمین میں دفن کر دیا جہاں انہوں نے محل کیا تھا اور سامان سمیٹ کر واپس کے لیے روانہ ہو گئیں۔

☆☆☆

جولی کی کمر پر نکلنے والے دانوں کا علاج ایک خاص مشینی تکنیک سے کیا جا رہا تھا۔ اس میں مشین ایک سوئی کی مدد سے اس کے دانوں کو باری باری ختم کرتی تھی۔ لیکن یہ کام اتنا نازک اور باریک تھا کہ انسان کے ہاتھ کے بجائے اسے کمپیوٹر کنٹرول مشین کی مدد سے کیا جاتا تھا۔ یہ علاج بے حد سست اور اذیت ناک تھا۔ اسے ہر دس دن کے بعد اسپتال جانا پڑتا جہاں اسے اوندھا لٹا کر اس تکلیف دہ طریقے سے گزارا جاتا۔ اسے کئی سال تک علاج کرانا تھا کیونکہ ایک دفعہ میں کھال کا چھوٹا سا حصہ دانوں سے پاک ہوتا تھا۔ ڈاکٹروں نے اس طریقے کو جولی کے مرض کا واحد اور ناگزیر علاج قرار دیا تھا۔

اس بار جب جولی اپنی ماں کے ہمراہ اسپتال پہنچی تو اس کا دل امید و بیم کے درمیان دھڑک رہا تھا۔ اس نے خواہش کی تھی کہ اس کا یہ مرض بالکل ٹھیک ہو جائے اور اس کی خراب جلد اس کے بدن کی باقی ملائم اور نرم و نازک جلد کی طرح ہو جائے۔ اسے نہیں معلوم تھا کہ اس کی خواہش پوری ہو گی یا نہیں۔ وہ خون کی صورت میں اس کا معاوضہ پہلے ہی دے چکی تھی۔ اس کا لباس اتار کر ڈاکٹر نے اسے میز پر اوندھے منہ لٹایا۔ سوئی کی نوک سے اس کی کھال کی سلوٹوں کو چھیڑا۔ اسے ان میں کچھ عجیب سا محسوس ہوا تھا۔ اسے لگا جیسے وہ سلوٹیں اپنی جگہ سے ہل رہی تھیں لیکن یہ کیسے ممکن تھا کیونکہ وہ سلوٹیں تو اس کی کھال کا ایک حصہ تھیں!

”مجھے ذرا روئی اور چمٹی دینا۔“ ڈاکٹر نے نرس سے کہا۔

نرس نے روئی کا ایک بڑا سا ٹکڑا جراثیم کش محلول میں بھگو کر ڈاکٹر کو دیا۔ وہ چمٹی کی مدد سے روئی جولی کی پشت پر اس جگہ پھیرنے لگا جہاں اسے سلوٹیں ہلتی محسوس ہوئی تھیں۔ دو تین بار پھیرنے پر اسے سلوٹوں کے ٹکڑے اترتے دکھائی دیے۔ جب اس نے مزید صفائی کی تو سلوٹ اترنے سے اس کے اندر سے نئی کھال نکلنے لگی۔ یہ بالکل صاف اور نرم کھال تھی جیسی کہ اس کے باقی جسم کی تھی۔ ڈاکٹر نے حیرت اور خوشی سے کہا۔ ”میرے خدا یہ تو بالکل ٹھیک ہے۔“

تھوڑی ہی دیر میں اس کے جسم پر سے ساری سلوٹیں صاف ہو چکی تھیں اور ان کے نیچے سے صاف ستھری اور چکنی ہوئی کھال نکل آئی تھی۔ جولی مارے خوشی کے رونے لگی۔ اس کی خواہش پوری ہو چکی تھی۔

اگلے روز جب وہ ایک سلیولیس اور پیچھے سے کھلے گلے والی شرٹ پہن کر کالج پہنچی اور ان تینوں کے پاس آئی تو وہ اسے دیکھ کر حیران رہ گئیں۔ سیرینا نے اس کے شانے پر ہاتھ پھیرا۔ ”جولی یقین نہیں آ رہا ہے۔“

”اس کا مطلب ہے ہماری خواہشیں بھی پوری ہوں گی۔“ شیرن نے سرشاری کے عالم میں کہا۔

سیرینا سوچ رہی تھی کہ کیا اس کی خواہش بھی پوری ہو گی؟ ان میں سب سے سنجیدہ ایملی تھی۔ اس کے چہرے سے تفکر کے آثار نظر آنے لگے تھے۔ سیرینا نے اس کی طرف دیکھا۔ ”کیا بات ہے، تم پریشان لگ رہی ہو؟“

”نہیں ایسی تو کوئی بات نہیں ہے۔“ وہ زبردستی مسکرائی۔

”آج سوئمنگ کی کلاس ہے۔“ شیرن نے ان کو یاد دلایا۔ ”اب چلو ورنہ کلاس مس ہو جائے گی۔“

لڑکیوں کے لیے بہت بڑا اور چھت والا سوئمنگ پول تھا۔ لڑکیاں تیراکی کر رہی تھیں۔ ایملی اور وہ پہلے لباس بدل کر نہانے کے لیے باتھ روم والے حصے میں آئیں۔ وہاں اچانک ایملی کا سامنا سنہرے بالوں والی لڑکی سے ہو گیا۔ اس نے مسکرا کر طنزیہ انداز میں ایملی کی طرف دیکھا۔

”سنا ہے آج تم کسی نئی جمپ کا مظاہرہ کرو گی؟“

”نہیں لیکن سنا ہے آج تم کچھ نیا ضرور دیکھو گی۔“ ایملی نے اسے جواب دیا تو وہ ہنس کر اپنے حصے کی طرف چلی گئی۔ کچھ دیر بعد ایملی پول پر آئی تو وہ اپنی ساتھی لڑکی کے ساتھ تیراکی کر رہی تھی۔ ایملی ڈائیونگ بورڈ کی طرف چلی گئی تو وہ جلدی سے پول سے نکل آئی تا کہ ایملی کو تنگ کر سکے۔ وہ اپنا تولیا لیتی ہوئی بینچ تک آئی اور اس نے اپنے سر سے ربر کی ٹوپی اتاری تو ٹوپی کے ساتھ اس کے کچھ بال بھی اتر آئے۔ اس نے خوف زدہ ہو کر جلدی سے بالوں پر ہاتھ پھیرا تو بالوں کا ایک پورا گچھا اس کے ہاتھ میں آ گیا۔ اس نے یہ دیکھتے ہی رونا شروع کر دیا۔ ڈائیونگ بورڈ پر کھڑی ایملی نے اسے دیکھا اور پھر مسکرا کر ہوا میں قلابازی کھائی اور بڑی خوب صورتی سے پانی میں چلی گئی۔

اس شام وہ سب ایملی کے گھر جمع ہوئیں تو اچانک شیرن نے ایملی سے سوال کر لیا۔ ”کیا تم نے کورٹس کے

...میں کوئی خواہش کی تھی؟"
کوریبس سنہرے بالوں والی لڑکی کا نام تھا۔ ایملی کچھ دیر شیرن کو دیکھتی رہی پھر اس نے کہا۔ "ہم میں طے ہوا تھا کہ کوئی دوسرے کی خواہش کے بارے میں جاننے کی کوشش نہیں کرے گا۔"
"اوکے... اوکے... مجھے ایسے ہی خیال آ گیا تھا۔" شیرن بولی۔
شیرن سوچ رہی تھی کہ اس کے سامنے دو کی خواہشات پوری ہو چکی تھیں۔ اب اس کی اور شاید شیرن کی خواہشات باقی تھیں مگر اب اسے یقین ہو چلا تھا کہ اس کی خواہش ضرور پوری ہوگی۔ وہ دس بجے سے پہلے گھر جانے کے لیے اٹھ گئی۔ شیرن کا دل نہیں چاہ رہا تھا لیکن جب سب اٹھے تو اسے بھی اٹھنا پڑا۔ وہ ان سب میں سب سے غریب لڑکی تھی۔ وہ اپنی ماں اور سوتیلے باپ کے ساتھ ایک کرائے کے فلیٹ میں رہتی تھی جس میں ان کا سامان بھی بہ مشکل آیا تھا۔ اس میں شیرن کے لیے الگ سے کوئی حصہ نہیں تھا۔ اسے لاؤنج میں سونا پڑتا تھا۔ ان کے پاس کوئی کار نہیں تھی اور شیرن کو اپنے اخراجات پورے کرنے کے لیے ہفتے میں کچھ دن کام کرنا پڑتا تھا۔ ماں یا سوتیلے باپ کی طرف سے اسے کچھ نہیں ملتا تھا۔ ان کا گھر بے روزگاری الاؤنس پر چلتا تھا۔ اس کا سوتیلا باپ اور ماں کبھی کبھی نوکری کر لیا کرتے تھے۔ لیکن یہ عارضی ہوتی تھی۔ شیرن نے ہوش سنبھالنے کے بعد کبھی ان لوگوں کو ٹک کر کام کرتے نہیں دیکھا تھا۔
وہ گھر پہنچی۔ اس کے سوتیلے باپ نے دستک کے جواب میں دروازہ کھولا اور اسے جن نظروں سے دیکھا اس کا خون کھول اٹھا۔ اس نے بے ساختہ دل میں کہا۔ کاش یہ شخص ہلاک ہو جائے۔
"بے بی! ایسے کیا دیکھ رہی ہو؟" اس نے ڈھٹائی سے کہا۔ وہ شیرن کو راستہ دینے پر آمادہ نہیں تھا۔ مجبوراً اسے اس کے پاس سے گزر کر جانا پڑا۔ اس دوران میں اس کا جسم اس سے مس ہو گیا۔ اس کا خون مستقل کھول رہا تھا اور اسے ایسا لگ رہا تھا جیسے اس کا سر پھٹ جائے گا۔
اس کی ماں ایک طرف بیٹھی بیئر پی رہی تھی۔ اس نے شیرن کو دیکھ کر کہا۔ "یہ وقت ہے تمہارے گھر آنے کا۔"
شیرن نے طنزیہ نظروں سے اسے دیکھا۔ "تو... اس گھر میں آنے کا اور کون سا وقت مناسب ہے؟"
"دیکھی اس کی زبان۔" اس کے سوتیلے باپ نے طنزیہ لہجے میں کہا۔ "یہ سکھایا ہے تم نے۔"


خوبصورت کہانیوں کا مجموعہ
ماہنامہ سسپنس ڈائجسٹ
ماہ دسمبر 2009ء
کے موسم سرما

اسم اعظم
ریشم کی اس الجھی ڈوری کا سلجھنا آسان نہیں تھا مگر... بالآخر انہوں نے یہ معرکہ بھی سر کر لیا...... آخری صفحات پر عمر عبداللہ انصاری کی عبرت اثر تحریر
ھند سے یونان تک
ابتدائی صفحات پر محی الدین نواب کے قلم کا جادو...... دنیا کو فتح کرنے والے اسکندر اعظم کے دل ہارنے کا دل سوز ماجرا
حضرت اسمٰعیلؑ
اپنے بچے کی پیاس پر بی بی ہاجرہ کی ممتا کا امتحان...... مکمل واقعات کے ساتھ معلومات کا خزانہ
پتھریلا راز
جوانی دیوانی ضرور ہوتی ہے مگر...... ایسے دیوانوں کے لیے ملک صفدر حیات اکیلے ہی کافی تھے جن کے سینے میں ایک راز ہمیشہ کے لیے دفن ہو گیا۔
مزید
ش صغیر ادیب ڈاکٹر ساجد امجد، نجمہ مودی کاشف زبیر مربر کے خان اور سلیم انور کی دلچسپ تحریریں آپ کی منتظر
وہ سب جو آپ سسپنس میں دیکھنا چاہتے ہیں!
دیر نہ کیجیے تازہ شمارہ فوری حاصل کیجیے
ادارہ

’’تمہیں اس سے کیا۔‘‘ شیرن کی ماں شوہر پر الٹ پڑی۔ ’’یہ میری بیٹی ہے، میں جو چاہوں اسے سکھاؤں۔‘‘

ایک منٹ کے اندر دونوں میاں بیوی چیخ چیخ کر ایک دوسرے سے لڑ رہے تھے اور ان کی زبان سے غلیظ ترین گالیاں نکل رہی تھیں۔ شیرن نے اپنا سر تھام لیا۔ اس کا سر درد سے پھٹا جا رہا تھا اچانک وہ چلائی۔ ’’چپ ہو جاؤ... خدا کے لیے چپ ہو جاؤ۔‘‘

اسی لمحے کچن میں مائیکرو ویو اوون سے شعلے نکلنے لگے اور کچن میں آگ لگ گئی۔ شیرن کی ماں اسے بجھانے کے لیے بھاگی۔ شیرن نے اپنے سوتیلے باپ کو دیکھا اور سرگوشی میں بولی۔ ’’تم مر کیوں نہیں جاتے۔‘‘

سوتیلے باپ نے حیرت سے اسے دیکھا اور اچانک ہی اس کا رنگ سفید پڑ گیا۔ اس نے جلدی سے اپنا بایاں بازو پکڑا اور اسے یوں رگڑنے لگا جیسے اسے تکلیف ہو رہی ہو۔ شیرن کی ماں آگ بجھا کر آئی تو اس نے شوہر کی حالت دیکھی۔ ’’ڈین! تمہیں کیا ہو رہا ہے؟‘‘ اس نے پوچھا۔

لیکن ڈین کوئی جواب دینے کے بجائے نیچے گر گیا۔ شیرن کی ماں چلانے لگی۔ شیرن کھڑی دیکھ رہی تھی۔ اس کی ماں نے لرزتے ہاتھوں سے ایمبولینس کے لیے کال کی، تب بھی اس نے ماں کی کوئی مدد نہیں کی۔ پندرہ منٹ کے بعد ڈین کو اسپتال لے جایا جا رہا تھا۔ اس کی حالت خراب ہو رہی تھی اور ایمبولینس میں موجود ڈاکٹر اسے بچانے کی کوشش کر رہے تھے لیکن اس سے پہلے کہ وہ اسپتال تک پہنچ پاتا، اس کا جسم روح سے خالی ہو چکا تھا۔ شیرن کی ماں یوں چلا چلا کر رو رہی تھی جیسے ڈین اس کا محبوب شوہر تھا اور اس نے شیرن کی ماں کو دنیا جہاں کی آسائشیں دے رکھی تھیں۔ شیرن حیرت سے اپنی ماں کو دیکھ رہی تھی۔ اس کا خیال تھا کہ مرنے والا اس قابل نہیں تھا کہ کوئی اس کے لیے دو آنسو بھی بہاتا۔

ڈین کی موت کے تیسرے دن اس کا وکیل ان ماں بیٹی سے ملنے آیا۔ اس نے شیرن کی ماں کو بتایا کہ ڈین نے اس کے لیے ایک وصیت چھوڑی تھی۔ ’’اس نے اپنا سب کچھ تمہارے نام کر دیا ہے۔‘‘ وکیل نے کہا۔

شیرن نے برا سا منہ بنایا۔ ’’اس کے پاس تھا ہی کیا جو وہ ماما کے نام کرتا؟‘‘

’’ایسا نہیں ہے۔‘‘ وکیل نے اپنے بریف کیس سے ایک فائل نکالی۔ ’’مسٹر ڈین کونر نے ایک لائف انشورنس پالیسی لے رکھی تھی جس کی مالیت ڈھائی ملین ڈالرز تھی اور اب تم اس کی وارث ہو۔ مبارک ہو مسز کونر، تم ڈھائی ملین ڈالرز کی مالک بن چکی ہو۔‘‘

دونوں ماں بیٹی پہلے تو دنگ رہ گئے۔ انہوں نے سوچا بھی نہیں تھا کہ کنگال نظر آنے والا ڈین اتنی بھاری مالیت کی انشورنس پالیسی چھوڑ کر جائے گا۔ شیرن کی ماں نے بھرائی آواز میں کہا۔ ’’مجھے یقین نہیں آ رہا۔‘‘

’’تم یہ فائل دیکھ سکتی ہو۔‘‘ وکیل نے فائل اس کی طرف بڑھا دی۔ اس نے فائل لی۔ شیرن نے ماں کے ساتھ فائل دیکھی پھر انہوں نے ایک دوسرے کو دیکھا اور چیخ مار کر آپس میں لپٹ گئیں۔ وہ بیک وقت رو رہی تھیں اور ہنس بھی رہی تھیں۔ شیرن نے سوچا اس نے جو مانگا تھا اسے مل گیا۔ اس نے اپنے سوتیلے باپ کے لیے موت اور اس سے اپنے لیے فائدہ مانگا تھا۔

☆☆☆

وہ تینوں اس عالی شان اپارٹمنٹ میں داخل ہوئیں تو اس کی سجاوٹ اور فرنیچر دیکھ کر حیران رہ گئیں۔ شیرن نے بڑے فخر سے ان کے لیے دروازہ کھولا تھا۔ اس کی ماں نے ابھی یہ اپارٹمنٹ لیا تھا اور اس سے سمندر کا نظارہ اور دور تک پھیلا شہر صاف نظر آتا تھا۔ شیرن کی ماں اب بھی نشے میں تھی لیکن آج اس کے ہاتھ میں سستی بیئر نہیں بلکہ قیمتی بیئر... کا جام تھا۔ اس نے اتراتے ہوئے ان کا استقبال کیا اور بولی۔ ’’لڑکیوں! تمہیں میرا یہ گھر کیسا لگا؟‘‘

’’بہت شاندار۔‘‘ سیرینا بولی۔

’’ممی! بس کرو۔‘‘ شیرن نے بے زاری سے کہا اور ان تینوں کو اپنے کمرے میں لے آئی۔ اس نے دروازہ اندر سے بند کر لیا تھا۔ وہ تینوں جاننے کے لیے بے چین تھیں کہ شیرن کی ماں اچانک اتنی امیر کیسے ہو گئی۔ اس سے پہلے کہ وہ اس پر سوالوں کی بوچھاڑ کرتیں، اس نے ہاتھ اٹھا کر کہا۔ ’’میں تم لوگوں کو بتا دوں گی۔ لیکن پہلے میرے ایک سوال کا جواب دو۔‘‘

’’وہ کیا؟‘‘ جولی بولی۔

’’اگر تم لوگوں کو بہت زیادہ طاقت مل رہی ہو تو کیا تم اس کے لیے چڑیل بننے کو تیار ہو جاؤ گی؟‘‘

’’چڑیل۔‘‘ سیرینا نے خوف سے کہا۔ ’’جیسی فلموں میں دکھائی جاتی ہیں؟‘‘

’’نہیں، چڑیل سے مراد صورت شکل کی تبدیلی نہیں ہے بلکہ اس کا مطلب ہے تم ایسی طاقت حاصل کر لو کہ تم جو چاہو کر سکو۔ تم دنیا کو اپنے قدموں میں جھکا سکتی ہو۔‘‘

’’نہیں، میں ایسی طاقت حاصل کرنا پسند نہیں کروں گی۔‘‘ سیرینا نے انکار کیا۔

"میں حاصل کرنا چاہوں گی۔" جولی نے کہا۔

"اور میں بھی۔" ایملی نے ہاتھ اوپر کیا۔

"تم کیوں نہیں چاہتیں؟" شیرن نے سیرینا کی طرف دیکھا۔

"کیونکہ میں انسان رہنا چاہتی ہوں۔" اس نے جواب دیا۔

"میں نے کہا ہے کہ اس میں صرف طاقت حاصل ہو گی صورت نہیں بدلے گی۔"

"یہ ممکن نہیں ہے۔" سیرینا نے نفی میں سر ہلایا۔ "جو انسان اپنی مرضی سے سب کچھ حاصل کرنے کی طاقت حاصل کر لے پھر وہ انسان نہیں رہتا ہے۔"

"بے شک وہ انسان نہ رہے لیکن طاقت ور تو ہو جائے گی۔" شیرن نے تیز لہجے میں کہا۔ "اگر مجھے طاقت مل رہی ہو تو میں چڑیل بننا پسند کروں گی۔ کیا تم ہماری مخالفت کر رہی ہو؟"

سیرینا نے محسوس کیا کہ وہ ان کی مخالفت کر کے ان کے گروپ میں نہیں رہ سکے گی اور اب وہ ان کی عادی ہو گئی تھی۔ اس کے لیے انہیں چھوڑنا ممکن نہیں تھا۔ اس نے جلدی سے مسکرا کے کہا۔ "نہیں نہیں... میں تو صرف اپنی رائے دے رہی تھی۔"

شیرن نے غرور سے کہا۔ "یاد رکھو ہم سب ایک گروپ ہیں اور سب کو ایک ہی کام کرنا ہے۔ اگر کسی کو الگ رہنا ہے تو اسے گروپ سے الگ ہونا پڑے گا۔" شیرن کے لہجے میں دھمکی آ گئی تھی۔

"میں کسی بھی معاملے میں تم سے الگ نہیں ہوں۔" اس نے نرمی سے کہا۔ "لیکن کسی بھی معاملے میں مجھے رائے دینے کا اختیار ہے جس طرح تم سب کو ہے۔ اس کے بعد کثرت رائے سے جو فیصلہ بھی ہو گا، وہی میرا فیصلہ بھی ہو گا۔"

"ہاں یہ تو ہے۔" ایملی نے اس کی حمایت کی۔

اس پر شیرن نے منہ بنایا۔ "یعنی اب تم ہمارے ساتھ ہو؟"

"ہاں... لیکن تم نے یہ سوال کیوں کیا ہے؟"

شیرن نے کتاب اٹھا کر ان کے سامنے کی اور پر اسرار انداز میں بولی۔ "اس کتاب میں ایک ایسا عمل لکھا ہے جسے کرنے سے کوئی بھی لڑکی چڑیل بن سکتی ہے اور اسے ایسی طاقتیں مل سکتی ہیں جن کے بارے میں اس نے کبھی سوچا بھی نہیں ہو گا۔"

شیرن نے کتاب کا وہ حصہ کھولا تو سب ہی اس پر جھک گئیں۔ اس میں بتایا گیا تھا کہ یہ عمل لازمی طور پر سمندر کے کسی ویران ساحل پر کیا جاتا تھا اور نصف رات کے بعد کرنا


جاسوسی ڈائجسٹ سسپنس ڈائجسٹ

ماہنامہ پاکیزہ ماہنامہ سرگزشت

رسائل نہیں ملتے

اندرون ملک چھوٹے شہروں اور قصبوں کے معزز قارئین کی یہ شکایت دن بدن بڑھتی جا رہی ہے۔

ہاکرز اور بک اسٹال والے صرف اتنی کاپیاں خریدتے ہیں جن کے بک جانے کا انہیں سو فیصد یقین ہو کیونکہ بچ رہنے والی ایک کاپی ان کی کئی کاپیوں کا نفع کھا جاتی ہے کوئی بھی خسارے کا ایسا سودا پسند نہیں کرتا

رسائل کے یقینی حصول کے دو طریقے ہیں

اپنے ہاکر یا بک اسٹال والے کو تاکید کر دیں کہ وہ ہر مہینے باقاعدگی سے آپ کو رسالہ فراہم کرے وہ اپنی تعداد بڑھا لے گا

یا

آپ ادارے کو صرف 500 روپے (ڈاک خرچ اس میں شامل ہے) بھیج کر ہمارے کسی بھی پرچے کے سالانہ خریدار بن جائیں اور مزید کسی خرچ یا بھاگ دوڑ کے بغیر رجسٹرڈ ڈاک سے بروقت اپنی دہلیز پر حاصل کرتے رہیں۔

اس شرح سے آپ زائد رسالوں اور چاروں پرچوں کے بہ یک وقت زر سالانہ ارسال کر کے بے فکر ہو سکتے ہیں

جاسوسی ڈائجسٹ پبلی کیشنز

63-C فیز II ایکسٹینشن ڈیفنس ہاؤسنگ اتھارٹی مین کورنگی روڈ

مندرجہ ذیل ٹیلی فون نمبروں پر بھی رابطہ کر سکتے ہیں

ثمر عباس 0301-2454188

بدر الدین سرکولیشن منیجر 35804200-35386783-35802552

فیکس نمبر 35802551

تھا۔ اس عمل میں ایک سے زیادہ لڑکیوں یا عورتوں کی شمولیت لازمی تھی۔ لڑکیاں جو کنواری ہوں، ان کی کامیابی کا امکان زیادہ ہوگا۔ ایملی نے ان کی طرف دیکھا۔ ''یعنی ہماری کامیابی کا امکان زیادہ ہوگا۔''

''اس عمل میں ایک اہم بات ہے۔'' شیرن نے صفحے پر ایک جگہ انگلی رکھی۔ ''اسے پڑھو۔''

اس جگہ لکھا تھا ' ایک سے زیادہ لڑکیوں یا عورتوں کی شمولیت سے سب ہی طاقت حاصل نہیں کر سکیں گی بلکہ ان میں سے کسی ایک کو ہی یہ طاقت ملے گی اور وہ اسے اپنی مرضی سے دوسروں کو دے سکے گی۔ سیرینا نے اس حصے پر اعتراض کیا۔ ''یہ کیا بات ہوئی، یعنی ہم میں سے کوئی دوسروں پر مسلط ہو جائے گا۔''

''ہاں ایسا ہی ہوگا لیکن یہ طاقت کسے ملے، اس کا فیصلہ ہم نہیں کر سکتے۔ یہ فیصلہ اس عمل کے دوران میں اثر انداز ہونے والی طاقت کرے گی۔'' شیرن نے وضاحت کی۔

''یعنی کوئی ایک یہ طاقت حاصل کر لے گا' باقی اس کے غلام ہوں گے۔'' سیرینا کا اعتراض برقرار تھا۔ ''اس طرح بات دوستی کی حد سے نکل جائے گی۔ کیا ہم میں سے کوئی ساری عمر کے لیے دوسرے کی غلامی قبول کر لے گا؟ ہمیں اس بارے میں پھر سے سوچنا چاہیے۔ ویسے بھی جادوگری کا معاملہ نازک ہوتا ہے۔ ہمیں ہر کام خوب سوچ سمجھ کر کرنا چاہیے۔''

''ہم نے سوچ لیا ہے۔'' شیرن نے کہا۔

''صرف تم نے سوچا ہے یا ان دونوں نے بھی سوچا ہے؟'' سیرینا نے ایملی اور جولی کی طرف اشارہ کیا۔

''تم ان کی نہیں، اپنی بات کرو۔'' شیرن نے اسے گھورا۔

''میں تمہارے ساتھ ہوں لیکن ہمیں کوئی کام بھی بہت سوچ سمجھ کر کرنا چاہیے۔'' سیرینا نے سکون سے کہا۔ ''کسی بھی کام کا ہمارے مستقبل پر بہت اثر پڑے گا۔''

''ہم نے سوچ لیا ہے۔'' شیرن کا رویہ مزید جارحانہ ہو گیا۔ ''کیا تم اس کام کے لیے تیار نہیں ہو؟''

سیرینا ہچکچائی پھر اس نے سر ہلایا۔ ''میں تیار ہوں۔''

''بس تو اب طے ہے۔'' شیرن نے تحکمانہ انداز میں کہا۔ ''ہمیں یہ کام کرنا ہے۔ ہم میں سے جسے بھی طاقت ملے گی وہ اصل میں سب کی ہوگی اور کوئی اسے دوسرے پر تسلط کے لیے استعمال نہیں کرے گا۔''

سیرینا نے بے دلی سے سر ہلایا۔ ''ممکن ہے ایسا ہی ہو۔'' اسے یقین تھا کہ طاقت ایسی چیز ہے جسے مل جائے وہ اسے استعمال کیے بغیر رہ ہی نہیں سکتا اور عام طور سے قریبی لوگ اس کا نشانہ بنتے ہیں۔

''ہم کل اسی ساحل پر چلیں گے۔'' شیرن بولی۔ ''جو ہم نے جنگل سے دیکھا تھا۔''

''لیکن کل نہیں آنے والے اتوار کے بعد جو اتوار آئے گا، اس کو چلیں گے۔'' سیرینا نے کہا۔ ''مجھے اس دوران میں گھر میں کچھ کام ہیں۔''

مختصر بحث کے بعد سیرینا کی تجویز قبول کر لی گئی۔ شیرن اس سے ناخوش تھی۔ اس کا خیال تھا کہ کہیں دیر ہونے سے جولی اور ایملی کے ارادے بھی نہ بدل جائیں۔ اسے سیرینا پر شک تھا کہ وہ ان کی مخالف ہو چکی ہے مگر کھل کر مخالفت نہیں کر رہی۔ شاید وہ ان سے ڈرتی بھی تھی۔ شیرن نے ان سے کہا۔ ''یہ عمل صرف رات کو ہونا ہے اس لیے ہمیں ایک دن پہلے ہی نکلنا ہوگا اور اپنا کام کر کے اگلے روز واپس آئیں گے۔''

کالج میں سیرینا کا سامنا جار سے ہوتا تو وہ اسے نظر انداز کر دیا کرتی تھی۔ لیکن ایک دن وہ کالج سے واپس جا رہی تھی تو جار اس کے راستے میں آ گیا۔ ''سیرینا پلیز! ایک بار میری بات سن لو۔'' اس کے لہجے میں التجا تھی۔

''کہو۔'' اس نے نرمی سے کہا۔

''کیا تم مجھے معاف نہیں کر سکتیں؟ مجھے اس روز کی حرکت پر بہت شرمندگی ہے۔''

''او کے، میں نے تمہیں معاف کر دیا۔ اب کہو۔'' سیرینا اس کی حالت سے لطف لیتے ہوئے بولی۔

''تب تم مجھ سے پھر سے دوستی کر لو۔ یقین کرو جیسا تم کہو گی میں ویسا ہی کروں گا۔''

''کیا تمہیں یقین ہے کہ جیسا میں کہوں گی تم ویسا ہی کرو گے؟'' سیرینا بولی۔ جار نے سر ہلایا۔

''تم ایک بار کہہ کر تو دیکھو۔''

''تب پہلے تو مجھے گھر چھوڑ دو اور پھر شام کو کہیں چلیں گے۔''

جار کو یقین نہیں آ رہا تھا کہ سیرینا اس پر اتنی مہربان ہو جائے گی۔ وہ اسے نہ صرف گھر چھوڑنے گیا بلکہ شام کو کار لے کر اس کے گھر آ گیا اور اسے ایک اچھی تفریح گاہ میں لے گیا۔ اس نے سیرینا کو بہترین ڈنر کرایا۔ وہ ڈسکو میں رقص کرنے بھی گئے لیکن اس دوران میں سیرینا نے ایک بار بھی اسے خود کو غیر ضروری طور پر چھونے نہیں دیا اور وہ سعادت مندی سے اس کی ہر بات مانتا رہا۔ رات دس بجے سے پہلے وہ اسے گھر چھوڑ گیا۔ اس کے بعد تو وہ جیسے سیرینا کا غلام بن

ر رہ گیا۔ کالج میں وہ اس کے ساتھ ساتھ پھرتا تھا۔ اس نے اپنے دوست چھوڑ دیے تھے۔ وہ سیرینا کی کتابیں اٹھائے پھرتے اس کے ساتھ رہتا تھا۔ وہ ان تینوں کے ساتھ ہوتی تو وہ ان سے نزدیک نہیں انتظار کرتا کہ سیرینا فارغ ہو لے تو اس سے مزید حکم لے۔ ان تینوں کے لیے یہ حیرت کی بات نہیں تھی کیونکہ ان کو بھی اندازہ ہو گیا تھا کہ سیرینا نے کیا خواہش کی تھی اور وہ اب پوری ہو رہی تھی۔ کالج والے اور خاص طور سے جار کے دوست حیران تھے کہ ایک تک چڑھا لڑکا... جو کالج کی حسین ترین لڑکیوں کو بھی خاطر میں نہیں لاتا تھا، وہ سیرینا کے پیچھے کیوں گھومنے لگا جیسے اس کا ملازم ہو۔ اس کے دوست اسے سمجھاتے لیکن وہ یوں محسوس کرتے جیسے وہ اسے نہیں بلکہ کسی اور کو مخاطب کر رہے ہیں۔

سیرینا بے حد خوش تھی کہ اس نے اپنا انتقام پورا کر لیا تھا۔ اب جار اس کے اشاروں پر ناچتا تھا۔ وہ جانتی تھی کہ وہ اس کا اب بھی اتنا ہی دیوانہ ہے لیکن اتنے دنوں میں سیرینا نے ایک بار بھی اسے خود کو چھونے نہیں دیا تھا۔ وہ اسے قریب سے دیکھ دیکھ کر للچاتا رہتا۔ سیرینا کا خیال تھا کہ وہ اسے طویل عرصے تک اسی طرح اپنا غلام بنا کر رکھے گی مگر چند دن بعد اسے اس کھیل سے اکتاہٹ ہونے لگی۔ شاید اس لیے کہ وہ بنیادی طور پر ایسی لڑکی نہیں تھی کہ کسی کو تکلیف دے کر خوش ہوتی۔ جار اس کے اردگرد منڈلاتا تو اسے خوشی کے بجائے بوریت ہونے لگتی۔

☆☆☆

اگلی بار انہوں نے سفر بس کے بجائے شیرن کی شاندار کار میں کیا۔ سرخ رنگ کی یہ..... کنورٹیبل خاصی مہنگی تھی۔ ان کو شیرن اور اس کی ماں کی دولت مندی کا راز بھی معلوم ہو گیا تھا اور ساتھ ہی یہ بھی پتا چل گیا تھا کہ شیرن نے کیا خواہش کی تھی۔ اس طرح ان چاروں کی خواہشات پوری ہو گئی تھیں۔ ان کو اس ساحل تک پہنچنے میں خاصی دشواری ہوئی تھی لیکن وہ کسی نہ کسی طرح وہاں پہنچ ہی گئیں۔ رسائی کی دشواری کی وجہ سے ہی یہ ساحل غیر آباد تھا۔ کٹا پھٹا ہونے کی وجہ سے یہ تیراکی کے لیے بھی اتنا موزوں نہیں تھا۔ یہاں ساحل کے ساتھ جا بہ جا چٹانیں تھیں جن سے پانی بہت تیزی سے ٹکراتا تھا۔ چٹانوں کے درمیان کہیں کہیں ریت تھی۔ انہوں نے ایک ایسی ہی جگہ کو منتخب کیا تھا۔ شیرن کو اپنی کار خاصے فاصلے پر چھوڑنا پڑی تھی۔

”یہ جگہ ٹھیک ہے۔“ جولی بولی۔ ”یہاں چٹانیں ہیں اور ہم دوسروں کی نظروں سے محفوظ ہیں۔“

”تم فکر مت کرو۔“ شیرن اعتماد سے بولی۔ ”آج کے بعد ہمیں کسی کا خوف نہیں رہے گا۔“

سیرینا نے سمندر کی طرف دیکھا تو اسے عجیب سا احساس ہوا۔ اسے ایک بار پھر کتابچے والی تصویر یاد آ گئی۔ یہاں سے سمندر ایسا ہی لگ رہا تھا۔ شیرن کتاب نہیں لائی تھی لیکن اس نے عمل کا سارا طریقہ ایک کاغذ پر لکھ لیا تھا اور اس کی کاپیاں کر کے ان کو دے دی تھیں۔ انہوں نے شام ہونے سے پہلے سب یاد کر لیا تھا بلکہ ایک بار اس کی ریہرسل بھی کر لی تھی۔

”ہم میں سے جس کو طاقت ملی، وہ دوسروں کی خواہشات پوری کرنے کی پابند ہو گی۔“ جولی بولی۔

”ہاں... ایسا کرنا لازمی ہو گا۔“ شیرن نے کہا۔ ”کیونکہ باقی تین کے اس کے ساتھ رہنے کی وجہ سے اسے طاقت حاصل رہے گی اگر وہ اس سے الگ ہو گئیں تو یہ طاقت بھی اس سے چھن جائے گی۔“

رات کا کھانا انہوں نے معمولی سا کھایا تاکہ وہ ذہنی طور پر چاق و چوبند رہیں۔ عمل میں کسی قسم کی غلطی ان کے لیے مہلک ثابت ہو سکتی تھی۔ اس کے بارے میں کتاب میں واضح کر دیا گیا تھا اس لیے وہ بہت محتاط تھیں۔ تاریکی ہوتے ہی انہوں نے الاؤ جلا لیا اور وہ اس کے گرد بیٹھی باتیں کرتی رہیں۔ وہ سب ہی کسی قدر ٹینشن میں تھیں کیونکہ اب تک وہ جو کچھ کرتی رہی ہیں وہ عارضی نوعیت کی چیزیں تھیں۔ حالانکہ ان کے اثرات بھی اتنے زیادہ تھے کہ وہ سب ہل کر رہ گئی تھیں۔ یہ شخصیت کی تبدیلی کا عمل تھا اور اس کا نتیجہ نہ جانے کیا نکلتا۔ سب سے عجیب بات جو سیرینا نے محسوس کی وہ یہ تھی کہ اس عمل کی، کوئی قیمت نہیں لکھی تھی جو ان کو ادا کرنا تھی۔ اس نے ان تینوں کی توجہ اس طرف دلائی مگر انہوں نے اس بات کو کوئی اہمیت نہیں دی صرف شیرن نے کہا۔ ”کوئی بات نہیں بلکہ اچھا ہے ہمیں اس کی کوئی قیمت نہیں دینا پڑے گی۔“

سیرینا سوچ رہی تھی کہ یہ قیمت ان کو بعد میں نہ دینا پڑ جائے۔ عمل نصف رات کے بعد کیا جانا تھا۔ جیسے ہی بارہ بجے وہ سب ایک دائرہ کھینچ کر اس میں یوں کھڑی ہو گئیں کہ ہر ایک کا رخ مشرق، مغرب، شمال اور جنوب میں سے ٹھیک ایک ایک سمت کی طرف تھا۔ سمتوں کا تعین کرنے کے لیے وہ کمپاس ساتھ لائی تھیں۔ دائرے کے وسط میں الاؤ روشن تھا۔ انہوں نے اپنے ہاتھ آسمان کی طرف اٹھائے اور باری باری مخصوص کلمات ادا کرنے لگیں۔ ان سب کو اپنے اپنے حصے کے الفاظ اچھی طرح یاد تھے۔ جب ایک اپنے الفاظ ادا کر

لیتی تو دوسری شروع ہو جاتی، یہ چکر گھڑی کی سوئی کے الٹ چل رہا تھا۔ ان کو اس وقت تک یہ کلمات ادا کرتے رہنا تھا جب تک اس کے اثرات نمودار نہ ہو جاتے۔

اچانک تیز ہوا چلنے لگی۔ سیرینا کا رخ سمندر کی طرف تھا۔ اس نے سمندر کے عین اوپر ویسا ہی بادل نمودار ہوتے دیکھا جیسا کہ اس نے کتابچے کے سرورق پر دیکھا تھا۔ کچھ دیر بعد اس بادل میں بجلیاں چمکنے لگیں، ہوا اتنی تیز ہو گئی کہ ان کے بال اور لباس اڑنے لگے۔ ان سب کو احساس ہو رہا تھا کہ ماحول بدل رہا ہے اور ان کے عمل کا نتیجہ نکل رہا ہے۔ وہ سب جوش سے چیخ چیخ کر اپنے حصے کے الفاظ باری باری ادا کرنے لگیں۔ اچانک ہی بادل سے ایک بہت بڑا کوندا سا نکلا۔ وہ بادلوں سے اتر کر دھیرے دھیرے سمندر تک آیا، ساحل سے اس کا رخ ان چاروں کی طرف ہوا پھر وہ ان کے اوپر آکر ٹھہر گیا۔ کچھ دیر بعد اس نے شیرن کو اپنی لپیٹ میں لے لیا۔ وہ لرزنے لگی۔ باقی تینوں دم بخود سی اسے روشنیوں کے حصار میں دیکھ رہی تھیں۔ شیرن کو اس چمک سے کوئی تکلیف نہیں ہو رہی تھی۔ اس کے چہرے پر بہت عجیب سے تاثرات تھے۔ پھر جیسے وہ کوندا آیا تھا اسی طرح واپس چلا گیا اور بادل تاریک ہو کر سمٹتے ہوئے تیزی سے معدوم ہو گئے۔

اگلی صبح سیرینا کی آنکھ کھلی تو دس بج چکا تھا۔ وہ اپنے کمبل سے باہر آئی تو جولی اور ایملی بھی جاگ گئی تھیں لیکن شیرن وہاں نہیں تھی۔ رات کو وہ جلدی سو گئی تھیں کیونکہ سب ہی نڈھال تھیں۔ ایسا لگ رہا تھا کہ ان کی طاقت کا ایک ایک ذرہ نچڑ گیا ہو۔ سیرینا نے ایملی کی طرف دیکھا۔ ”شیرن کہاں ہے؟“

”مجھے نہیں معلوم...“ ایملی کہتے کہتے رک گئی۔ اس کی نظر سامنے مرکوز تھی۔ سیرینا نے اس کی تقلید کی تو وہ بے ساختہ کھڑی ہو گئی۔ وہ سمندر کے کنارے کی طرف بڑھی۔ اس کے ساتھ ایملی اور جولی بھی تھیں۔ ان کے سامنے ایک حیرت انگیز منظر تھا۔ شیرن سمندر کے پانی کے اوپر یوں چہل قدمی کر رہی تھی جیسے وہ پختہ فرش پر چل رہی ہو۔ وہ خاصے گہرے پانی کے اوپر تھی اور رفتہ رفتہ ان کی طرف آرہی تھی۔ وہ ساحل تک آئی اور اس نے ریت پر قدم رکھا۔

”میرے خدا۔“ جولی نے بے ساختہ کہا۔ ”شیرن تم سچ مچ چڑیل بن چکی ہو۔“

”ہاں مجھے بھی اس بات کا یقین ہے۔“ شیرن نے برا مانے بغیر فخر سے کہا جیسے چڑیل ہونا اس کے لیے اعزاز کی بات ہو۔

”تمہیں ڈر نہیں لگا؟“ سیرینا نے سمندر کی طرف دیکھا۔ ”میں نے سنا ہے یہاں شارک مچھلیاں بہتات سے پائی جاتی ہیں۔“

”ہاں لگا تو تھا۔“ اس نے اقرار کیا۔ ”لیکن میں نے پانی پر جانے سے پہلے خواہش کی تھی کہ مجھے شارک سے کوئی نقصان نہ ہو۔ میں بہت دور تک ہو کر آئی ہوں لیکن مجھے کوئی شارک مچھلی نہیں ملی۔“

سورج کی روشنی پوری طرح پھیل چکی تھی۔ سیرینا نے سامان سمیٹتے ہوئے کہا۔ ”مجھے بھوک لگ رہی ہے۔ اب چلنا چاہیے۔“

”لیکن ہم اتنی جلدی گھر نہیں جائیں گے۔“ شیرن بولی۔ وہ بہت خوش تھی اور اس کے انداز میں ایک نامعلوم سا تحکم آگیا تھا۔ طے ہوا کہ وہ کچھ دور واقع ریستوران میں ناشتے کے لیے جائیں گی۔ وہ اس جگہ سے نکلیں تو ان کے سامنے ایک نسبتاً وسیع ساحل تھا۔ وہاں ایک اور عجیب منظر ان کے سامنے تھا۔ دور تک ساحل پر جابجا مردہ شارک مچھلیاں پڑی تھیں۔ ان میں ہر سائز اور ہر قسم کی شارک مچھلی تھی۔

”میرے خدا۔“ سیرینا کے منہ سے نکلا۔ ذرا دور ایک بارہ فٹ لمبی شارک منہ کھولے پڑی تھی۔ شیرن نے اس کے پاس جا کر اس کے اوپری پنکھ پر ہاتھ پھیرا اور پھر خوشی سے چیخ کر بولی۔ ”میں کامیاب ہو گئی... میں کامیاب ہو گئی۔“

اس کی کامیابی کا ثبوت وہ سیکڑوں شارک مچھلیاں تھیں جو مردہ حالت میں دور تک بکھری ہوئی تھیں۔ سیرینا خوف زدہ نظروں سے اسے دیکھ کر رہ گئی۔ اس نے شاید سوچا بھی نہیں تھا کہ عمل اس حد تک خطرناک اور موثر ہوگا۔ ناشتے کے بعد وہ واپس آرہی تھیں تو اس وقت تک ساحلی رضا کار اور پولیس بھی پہنچ گئی تھی۔ [illegible] صرف شارک مچھلیوں کی ہلاکت ان کے لیے تشویش کا باعث تھی۔

”یہ بھی نہیں جان سکیں گے کہ شارک کیوں مری ہیں۔“ شیرن نے غرور سے کہا۔ اس کے انداز میں کوئی ایسی بات آگئی تھی کہ وہ تینوں ہی اس سے خوف زدہ ہو گئیں۔ شارکس کی ہلاکت نے ان کو دہلا دیا تھا۔ یہی وجہ تھی جب وہ شام کو واپسی کے لیے روانہ ہوئیں تو سب چپ چپ تھیں۔ شیرن نے اس بات کو محسوس کر لیا۔ اس نے جارحانہ انداز میں کہا۔ ”کیا بات ہے تم لوگ میری کامیابی سے خوش نہیں ہو؟“

”شیرن یہ بہت تباہ کن چیز ہے۔“ سیرینا بولی۔

”ہاں اور اب یہ میری طاقت ہے۔“

”تم نے دیکھا تمہاری ایک ذرا سی خواہش کا کیا نتیجہ

برآمد ہوا، بھتنی جا نمیں چلی گئیں۔"
"ہاں تو اس سے کیا فرق پڑتا ہے؟" شیرن نے کار کی رفتار بڑھاتے ہوئے کہا۔
"کل کو تمہاری کسی خواہش کے نتیجے میں انسان کی جان بھی جا سکتی ہے۔" سیرینا بولی۔
"اگر ایسا ہوا تو میں صرف افسوس ہی کر سکوں گی۔"
شیرن نے رفتار مزید تیز کر دی۔ وہ شہر میں داخل ہو چکی تھیں جہاں قدم قدم پر سگنل تھے۔ ان کے سامنے والا سگنل ریڈ تھا۔ لیکن جیسے ہی شیرن نے اس کی طرف دیکھ کر کہا۔ "گرین!" وہ گرین ہو گیا۔ شیرن نے قہقہہ لگایا۔ "دیکھا تم نے مجھے کسی قانون کی پابندی کی ضرورت نہیں ہے۔"
سیرینا کو غصہ آگیا۔ "ہاں کیونکہ قانون انسان کے لیے ہوتے ہیں اور تم اب چڑیل بن گئی ہو۔"
"ہاں میں چڑیل بن گئی ہوں اور میں جو چاہے کر سکتی ہوں، مجھے کوئی نقصان نہیں ہوگا۔" یہ کہتے ہوئے شیرن نے کار کو کراسنگ سے گزار دیا۔ دوسری طرف سے آتی گاڑیاں اسے بچانے کی کوشش میں آپس میں ٹکرا گئی تھیں۔ سیرینا کے منہ سے چیخ نکل گئی اور شیرن نے ہذیانی انداز میں قہقہہ لگایا۔ جولی اور ایملی بھی ہنسنے لگیں۔
"تم لوگ پاگل ہو گئی ہو۔" سیرینا چلائی۔
"ہاں ہم پاگل ہو گئے ہیں۔" جولی بولی۔ "ہمیں طاقت کا نشہ چڑھ گیا ہے۔"
کچھ دیر بعد شیرن نے اسے اس کے گھر کے سامنے اتارا اور سرد لہجے میں بولی۔ "سیرینا ہم سے الگ ہونے کا خیال بھی دل میں مت لانا۔"
"میں تم سے الگ نہیں ہوں گی۔" اس نے رک رک کر کہا اور بھاگتی ہوئی اندر چلی گئی۔ اس رات جب وہ سونے لگی تو اس نے سوچ لیا تھا کہ اب وہ کبھی ان لوگوں کے ساتھ کسی کام میں شامل نہیں ہوگی اور ان سے صرف کالج کی حد تک دوستی رکھے گی۔ اگرچہ اس کے اندر سے کوئی کہہ رہا تھا کہ وہ یہ کام اتنی آسانی سے نہیں کر سکے گی۔ شیرن اس کا پیچھا نہیں چھوڑے گی۔ وہ چڑیل بن کر بے قابو ہو گئی تھی۔
سیرینا اگلے دو دن تک کالج نہیں گئی...... تیسرے دن وہ کالج پہنچی تو شیرن، ایملی اور جولی نے اسے نظر انداز کر دیا۔ اس نے بھی ان کی طرف توجہ نہیں دی۔ اس روز کلاسز کے بعد جب وہ سوئمنگ کے لیے گئیں تب بھی ان تینوں کا گروپ الگ بنا ہوا تھا اور انہوں نے اسے پاس بلانے کی کوشش نہیں کی۔ جس وقت سیرینا باتھ کے لیے اندر گئی تو اس نے کسی کی سسکیوں کی آواز سنی۔ اس نے اس حصے میں جھانکا تو اسے سنہرے بالوں والی لڑکی اس حال میں نظر آئی کہ اس کا سر بالوں سے تقریباً خالی ہو چکا تھا۔ رہے سہے بال محض ہاتھ پھیرنے سے اتر رہے تھے اور وہ گنجی ہو چلی تھی۔ وہ اپنے خالی سر پر ہاتھ رکھے رو رہی تھی۔ سیرینا کو دکھ ہونے لگا۔ اس لڑکی نے ایملی کو تنگ کر رکھا تھا لیکن اس کے لیے یہ بہت بڑی سزا تھی۔ اچانک سیرینا نے دیکھا ایملی بھی وہیں کھڑی طنزیہ نظروں سے سنہرے بالوں والی لڑکی کو دیکھ رہی تھی۔ سیرینا سے برداشت نہیں ہوا تو وہ ایملی کے پاس آئی۔ "ایملی، تم نے یہ اچھا نہیں کیا۔"
"یہ اسی کی مستحق ہے۔" وہ اس کی طرف دیکھے بغیر بولی۔
"یہ انسانیت نہیں ہے۔" سیرینا کا لہجہ تیز ہو گیا۔ "ہمیں دوسروں کو معاف بھی کرنا چاہیے۔"
"انتقام میں انسانیت کیسی؟" ایملی کا لہجہ استہزائیہ ہو گیا تھا۔
"تم چاہو تو یہ ٹھیک ہو سکتی ہے۔"
"ہاں... اگر میں چاہوں تو۔" ایملی کے لہجے میں تکبر آ گیا۔ "لیکن میں ایسا کیوں چاہوں گی؟"
سیرینا کو افسوس ہونے لگا کہ اس نے ان لوگوں سے دوستی ہی کیوں کی تھی۔ وہ ان کے جال میں پھنس گئی تھی۔
وہ کالج سے جانے کے لیے نکل رہی تھی کہ جار اس کے سامنے آ گیا۔ "سیرینا کیا مجھ سے کوئی خطا ہو گئی ہے جو تم مجھے اس طرح نظر انداز کر رہی ہو، کیا میں نے تمہاری ہر بات نہیں مانی؟"
سیرینا نے ایک نظر اسے دیکھا اور آہستہ سے بولی۔ "مجھے افسوس ہے جار... میں تمہیں آزاد کرتی ہوں۔" یہ کہہ کر وہ اس کے برابر سے نکلتی چلی گئی۔ وہ گھر آئی تو فون کی گھنٹی بج رہی تھی۔ اس نے کال ریسیو کی۔ "ہیلو۔"
"سیرینا... میں شیرن بول رہی ہوں۔"
"کہو، میں سن رہی ہوں۔"
"آج شام سب میرے ہاں جمع ہو رہے ہیں۔"
"میں نہیں آؤں گی۔" اس نے انکار کیا۔
"تمہیں آنا ہوگا۔" شیرن کا لہجہ دھمکی آمیز ہو گیا۔
"تم مجھے مجبور نہیں کر سکتیں۔"
"میں تمہیں مجبور کر سکتی ہوں لیکن بہتر ہے تم اپنی خوشی سے آ جاؤ۔ ورنہ تم میری طاقت کے بارے میں جانتی ہو۔"
سیرینا نے سوچا اور بادل ناخواستہ بولی۔ "او کے میں آ جاؤں گی لیکن میں اس موضوع پر تم لوگوں سے کچھ کہنا چاہوں گی۔"

"تم آؤ گی تو بات ہوگی۔"

وہ شام کو شیرن کے اپارٹمنٹ پہنچی تو وہاں ایملی اور جولی پہلے سے موجود تھیں۔ شیرن نے اسے طنزیہ نظروں سے دیکھا۔ "سنا ہے تم نے جار کو آزاد کر دیا ہے؟"

"ہاں، اب مجھے احساس ہو گیا ہے کہ کسی انسان کو اس کی مرضی کے خلاف قید رکھنا اچھی بات نہیں ہے۔"

"سیرینا! چھوڑو ان باتوں کو آؤ زندگی کو انجوائے کرو۔" جولی اسے کھینچ کر اندر لے گئی۔ انہوں نے شراب کا انتظام بھی کر رکھا تھا۔ ایملی اور شیرن پہلے سے پی رہی تھیں۔ انہوں نے سیرینا اور جولی کو بھی شامل کر لیا۔ کچھ دیر بعد سیرینا واقعی سب بھول گئی۔ ماحول اور شراب نے اس کے حواس پر قبضہ کر لیا تھا۔ اس نے شیرن سے کہا۔

"یہ جو طاقت ہمیں ملی ہے کیا اس میں ہمارا حصہ بھی ہے؟"

"بالکل ہے تم لوگوں کو بھی طاقتیں ملی ہیں لیکن وہ سب میرے تابع ہیں۔"

"یعنی اگر میں کوئی خواہش کروں اور تمہیں اس پر اعتراض نہ ہو تو وہ پوری ہو جائے گی؟"

"کیوں نہیں، یہ دونوں تو تجربہ بھی کر کے دیکھ چکی ہیں۔"

"تم کچھ کر کے دیکھو۔" جولی نے اسے اکسایا۔

سیرینا نے سوچا اور بولی۔ "میں چاہتی ہوں میرے بال بالکل سنہرے ہو جائیں۔"

اس کے کہنے کی دیر تھی کہ اس کے بال ریڈ براؤن سے بالکل سنہرے ہو گئے۔ اس نے آئینے میں خود کو دیکھا اور خوشی سے بولی۔ "ارے یہ تو سچ سنہرے ہو گئے۔"

"یہ حقیقت ہے۔" شیرن بولی اور اس نے ہاتھ لہرایا تو سیرینا کے بالوں کا اصل رنگ لوٹ آیا۔ "ہمارے پاس یہ بے مثال طاقت آ گئی ہے کہ ہم جو چاہیں کر سکیں۔ ہم اس دنیا پر قبضہ بھی کر سکتے ہیں۔"

"وہ کس طرح؟"

"بس خواہش کر کے۔" ایملی بولی۔

"میرے خیال میں یہ مشکل ہے اور اس طرح ہم دوسروں کو اپنی طرف متوجہ کر لیں گے۔"

"تو کیا ہوا ہم نے یہ طاقت کس لیے حاصل کی ہے؟" شیرن بولی۔ "اسی لیے تاکہ دوسروں سے الگ اور منفرد ہو جائیں۔ اب یہ موقع ملا ہے تو ہم دوسروں کو کیوں نہ بتائیں کہ ہم ان سے زیادہ طاقتور ہیں۔"

سیرینا ہم سے خوفزدہ ہو گئی۔ اس نے سوچا کہ اس نے یہاں آ کر غلطی کی ہے۔ یہ سب پاگل ہو گئی ہیں اپنی اوقات سے اوپر کی بات کر رہی ہیں۔ حالانکہ ان کو سوچنا چاہیے کہ انہیں جو چیز ملی ہے وہ اتنی طاقتور بھی نہیں ہے کہ وہ ساری دنیا پر قبضے کا سوچیں۔

شیرن نے اسے غور سے دیکھا۔ "کیا سوچ رہی ہو؟"

"یہی کہ اس کتاب کو لکھنے والے اور منتر جنتر بنانے والے نے دنیا پر قبضہ کیوں نہیں کیا؟"

"شاید ان کو موقع نہیں ملا۔" شیرن دھیرے سے بولی۔

"مجھے تو ایسا لگ رہا ہے کہ ہم کسی نامعلوم انجام کی طرف جا رہے ہیں۔" سیرینا نے سرد لہجے میں کہا۔ "ہم بہت ناسمجھی میں یہ کام کیا ہے، ہم یہ بھی نہیں جانتے کہ آگے کیا ہوگا۔"

"مستقبل کی فکر ان لوگوں کو ہوتی ہے جن کے پاس طاقت نہیں ہوتی.... اور ہمارے پاس طاقت ہے۔" شیرن بولی۔

"ممکن ہے اس دنیا میں ہم سے بھی زیادہ طاقتور لوگ موجود ہوں۔"

"ہوں گے۔" شیرن نے بے پروائی سے کہا۔

"اس صورت میں ہم ان پر حکمرانی کیسے کریں گے؟"

شیرن کے پاس اس سوال کا کوئی جواب نہیں تھا۔ سیرینا کو اپنا عہد یاد آ گیا۔ اس نے ان تینوں سے کہا۔ "ہم ابھی تعلیم حاصل کر رہے ہیں۔ ابھی ہمیں اچھے برے کا اتنا نہیں پتا ہے۔ کیا یہ بہتر نہیں ہوگا کہ ہم پہلے اپنی تعلیم مکمل کر لیں اور پھر اس قسم کے تجربات کریں؟"

"ہمیں تعلیم کی کوئی ضرورت نہیں ہے۔" شیرن نے حقارت سے کہا۔ "اس کی ضرورت ان لوگوں کو ہوتی ہے جو کچھ کر نہیں سکتے۔ وہ عام لوگ ہوتے ہیں اور ہم عام نہیں ہیں۔"

سیرینا جب شیرن کے گھر سے نکلی تو وہ بہت مایوس تھی۔ شیرن کے بارے میں اسے شروع سے یقین تھا کہ وہ منفی فطرت کی لڑکی ہے۔ پھر اسے چڑیل کی طاقت بھی حاصل ہو گئی تھی لیکن جولی اور ایملی تو عام فطرت کی لڑکیاں تھیں۔ انہوں نے بھی سیرینا کی بات سننے سے انکار کر دیا۔ انہوں نے اس کا مذاق اڑایا تھا۔ شیرن نے ایک بار پھر اسے دھمکی دی تھی کہ وہ ان سے الگ ہونے کا مت سوچے ورنہ اسے کوئی بہت بڑا نقصان اٹھانا پڑے گا۔ سیرینا نے کوئی جواب نہیں دیا تھا لیکن وہ سوچ کر نکلی تھی کہ اب شیرن کچھ بھی کہے، وہ ان لوگوں کا ساتھ نہیں دے گی۔ ساتھ ہی اسے ڈر بھی لگ رہا تھا۔ اسے بار بار وہ منظر یاد آ رہا تھا جب ساحل پر مردہ شارک مچھلیاں پڑی تھیں۔ شیرن اتنی طاقتور ہو گئی تھی کہ اس کی محض ایک خواہش کی وجہ سے ساری مچھلیاں مر گئی

تھیں۔

سیرینا کو ان لوگوں سے تو نفرت محسوس ہو ہی رہی تھی ساتھ ہی اسے خود سے بھی گھن آ رہی تھی۔ وہ کس قسم کے کاموں میں شامل رہی تھی۔ یہ یقیناً شیطانی فعل تھے اور وہ سب شیطان کے چنگل میں پھنس گئی تھیں۔ سیرینا کو بروقت احساس ہو گیا تھا لیکن باقی تینوں اس چکر میں بری طرح پھنس چکی تھیں اور جب تک ان کو کوئی بڑا دھچکا نہیں لگتا تب تک وہ اس راستے سے نہیں ہٹ سکتی تھیں۔ طاقت کا یہ چکر عارضی اور دھوکا تھا۔ یہ لڑکیاں خود کو تباہی کی طرف لے جا رہی تھیں۔

اگلے روز وہ کالج گئی۔ وہاں کلاسز کے بعد جارا سے لاکر روم والے حصے میں ملا۔ وہ خاص طور سے اس کے لاکر کے قریب اس کا انتظار کر رہا تھا۔ اس نے سیرینا سے کہا۔ ''تم نے مجھے معاف کر دیا تھا پھر تم نے مجھ سے قطع تعلق کیوں کیا؟''

''میں نے تم سے قطع تعلق نہیں کیا بلکہ تمہیں صرف آزاد کیا۔''

''کیا مطلب؟''

''مطلب تم خود سے پوچھو۔ کیا تم میری ہر بات نہیں مان رہے تھے اب اگر میں تم سے کوئی بات کہوں تو کیا تم مانو گے؟''

''شاید نہیں۔'' وہ ہچکچایا۔ ''لیکن اس کا...''

''جارا اب تم آزاد ہو اور اپنی آزادی سے لطف اٹھا سکتے ہو۔'' اس نے نرمی سے کہا۔ ''اس کا مطلب ہے کہ اگر تم مجھے پسند کرنا چاہو تو تم آزاد ہو لیکن میں بھی تمہیں جواب دینے میں آزاد ہوں۔ تم مجھ پر اپنی مرضی مسلط نہیں کر سکتے۔''

جارا کچھ دیر اسے دیکھتا رہا پھر اس نے سر ہلایا۔ ''او کے! میں سمجھ گیا ہوں۔ اب میں تمہیں جیتنے کی کوشش کروں گا۔''

''میری اچھی خواہشات تمہارے ساتھ ہیں۔'' سیرینا نے مسکرا کر کہا اور آگے بڑھ گئی۔ جارا اسے جاتا دیکھ رہا تھا۔ اچانک اسے اپنے پاس کسی کی موجودگی کا احساس ہوا۔ شیرن تھی۔ اسے خبر نہیں ہوئی کہ وہ کب اس کے پاس آئی


WWW.JBDPRESS.COM
نسیم حجازی کے شاہکار تاریخی ناول

آخری معرکہ 300/-
اندھیری رات کے مسافر 225/-
قیصر و کسریٰ 300/-
پاکستان سے دیارِ حرم تک 125/-
گمشدہ قافلے 300/-
داستانِ مجاہد 200/-
پردیسی درخت 275/-
قافلہ حجاز 300/-
خاک اور خون 300/-
معظم علی 275/-
سفید جزیرہ 150/-
کلیسا اور آگ 225/-
پورس کے ہاتھی 125/-
محمد بن قاسم 225/-
ثقافت کی تلاش 100/-
آخری چٹان 275/-
اور تلوار ٹوٹ گئی
شاہین
سو سال بعد
انسان اور دیوتا
یوسف بن تاشفین

جہانگیر بکس
لاہور 042-7220879 • راولپنڈی 051-5539609 • ملتان 061-4781781 • فیصل آباد 041-2627568 • حیدر آباد 0300-3012131

تھی۔ وہ اسے گھور رہی تھی۔

''تم اس کے پیچھے کیوں پڑے ہو؟''

''یہ تمہارا مسئلہ نہیں ہے۔'' جار نے رکھائی سے کہا اور وہاں سے جانے لگا۔ شیرن نے دانت پیس کر اسے دیکھا اور اپنا ہاتھ ہوا میں لہرایا۔ جار کو اچانک یوں لگا جیسے زمین نے اس کے پاؤں کو پکڑ لیا ہے۔ اس نے آگے بڑھنا چاہا لیکن ایک قدم بھی آگے نہیں جا سکا۔ وہ خوف زدہ ہو گیا۔ ''یہ میرے ساتھ کیا ہو رہا ہے؟''

شیرن مسکراتے ہوئے اس کے پاس آئی۔ ''کیا بات ہے ہیرو، کیا حرکت نہیں کر پا رہے؟''

''ہاں لیکن تمہیں کیسے پتا چلا؟'' جار حیران ہو کر بولا۔

''مجھے ناراض مت کیا کرو۔'' شیرن نے اس کے رخسار پر ہاتھ پھیرا۔ ''تم نے سیرینا کو ناراض کیا تھا اس نے تمہاری آزادی سلب کر کے تمہیں اپنا غلام بنا لیا۔ لیکن مجھے ناراض مت کرنا کیونکہ میں جس سے ناراض ہوتی ہوں اسے غلام نہیں بناتی، اسے صفحہ ہستی سے مٹا دیتی ہوں۔'' یہ کہتے ہوئے شیرن کا لہجہ خوف ناک ہو گیا۔ جار کو اس کی آنکھوں میں آگ سی نظر آئی۔ وہ ڈر گیا۔ شیرن اس کے پاس سے دور ہوتی چلی گئی۔ جیسے ہی وہ اس کی نظروں سے اوجھل ہوئی، جار کے جسم کو جھٹکا سا لگا۔ وہ اب حرکت کر سکتا تھا۔

☆☆☆

شیرن، جولی اور ایملی جولی کے گھر میں تھیں۔ شیرن مسلسل پی رہی تھی۔ اس نے کالج جانا چھوڑ دیا تھا۔ اب وہ سارا دن گھر پر ہوتی تھی یا اپنی کار پر آوارہ گردی کرتی رہتی تھی۔ اس کے پاس بے تحاشا رقم ہوتی تھی کیونکہ وہ بے تحاشا ہی خرچ کرتی تھی۔ جولی اور ایملی حیران ہوتی تھیں کہ اس کے پاس اتنی رقم کہاں سے آتی ہے۔ لیکن ان میں اتنی جرأت نہیں تھی کہ اس سے یہ بات پوچھ سکیں۔

اس وقت بھی شیرن قیمتی اسکاچ وہسکی کی بوتل لے کر آئی تھی۔ جولی خوف زدہ ہو گئی کہ اس کے ماں یا باپ نے دیکھ لیا تو اس سے باز پرس ہو گی۔ لیکن شیرن نے اسے تسلی دی۔ ''فکر مت کرو۔ کوئی تمہیں کچھ نہیں کہے گا اور کہے گا بھی تو میں ہوں نا۔''

شیرن نشے میں تھی اس لیے دل کی بات زبان پر آ رہی تھی۔ اس نے کہا۔ ''جار ایک ہینڈسم نوجوان ہے لیکن وہ سیرینا کے پیچھے پاگل ہے۔''

''کیا تم اسے پسند کرتی ہو؟'' جولی نے پوچھا۔

''ہاں میں اسے پسند کرتی ہوں، میں اسے حاصل کرنا چاہتی ہوں۔'' اس نے جواب دیا۔ ''لیکن وہ مجھے نہیں چاہتا۔ وہ سیرینا کے پیچھے پاگل ہے۔''

''اس وقت جار جمی کے گھر پارٹی میں ہے۔'' جولی بولی۔

''تم کو کیسے پتا چلا؟'' شیرن چونکی۔

''آج آدھا کالج وہیں ہے۔'' ایملی منہ لٹکا کر بولی۔ ''ہمیں گھر والوں نے اجازت نہیں دی ورنہ ہم بھی وہیں ہوتے۔''

''کیا سیرینا بھی گئی ہو گی؟''

''میرا خیال ہے وہ نہیں گئی ہو گی۔ اسے اس قسم کی پارٹیوں سے زیادہ دلچسپی نہیں ہے۔'' ایملی نے نفی میں جواب دیا۔

شیرن کچھ سوچنے لگی پھر اس کے ہونٹوں پر مسکراہٹ آ گئی۔ ''میرا خیال ہے مجھے وہاں جانا چاہیے۔''

''تم جار سے ملنے جا رہی ہو؟'' جولی نے شیرن کی طرف دیکھ کر پوچھا۔ اس کا لہجہ معنی خیز تھا۔

''ہاں۔۔ آج میں اسے اپنا بنا کر رہوں گی۔''

''لیکن وہ تو سیرینا سے محبت کرتا ہے۔'' ایملی نے اسے یاد دلایا۔

''اب اسے مجھ سے محبت کرنا پڑے گی۔'' شیرن نے غرور سے کہا۔ ''وہ انکار نہیں کر سکتا۔''

شیرن لہراتی ہوئی اٹھی۔ اس نے ان دونوں کو چلنے کو نہیں کہا تھا اور نہ ہی وہ ان کے ساتھ جانا چاہتی تھیں۔ وہ تو تماشا دیکھنا چاہتی تھیں۔ جیسے ہی شیرن اپنے اپارٹمنٹ سے نکلی، ایملی نے اپنے سیل فون سے سیرینا کا نمبر ملایا۔ ''ہیلو سیرینا میں ایملی بات کر رہی ہوں۔۔۔''

☆☆☆

شیرن بہت خطرناک ڈرائیونگ کر رہی تھی۔ کئی جگہ اس کا ایکسی ڈینٹ ہوتے ہوتے بچا۔ لیکن اس نے ذرا بھی پروا نہیں کی۔ اس کی ڈرائیونگ اسی طرح جاری رہی۔ وہ جمی کے گھر پہنچی تو وہاں پر پارٹی جاری تھی۔ کان پھاڑ دینے والی موسیقی کا شور باہر تک سنائی دے رہا تھا۔ اس نے کار ایک طرف روکی اور اتر کر اندر آئی۔ جیسے ہی وہ مکان کے اندر داخل ہوئی ایک لڑکی بھاگی اور اس نے دوسرے کمرے میں موجود جار کو شیرن کی آمد کی اطلاع دی۔ جار اٹھ کر باہر آیا۔ جیسے ہی وہ شیرن کے سامنے آیا، اس نے جار کے سینے پر ہلکا سا ہاتھ مارا اور تحکمانہ انداز میں بولی۔ ''میرے ساتھ چلو۔''

جار یوں اس کے ساتھ چل پڑا جیسے وہ اس کے حکم کا

مضطر ہو۔ شیرن اسے دوسری منزل پر واقع ایک کمرے میں لائی۔ یہ کبھی ہوئی خواب گاہ تھی۔ اس نے جار کو بستر پر دھکا دیا تو وہ خوابِ غفلت سے جاگ گیا۔

''شیرن تم... کیا چاہتی ہو؟'' جار نے بوکھلا کر کہا۔ اس کی سمجھ میں نہیں آیا تھا کہ وہ شیرن کے ساتھ یہاں کیوں آ گیا۔

''میں تمہیں چاہتی ہوں۔'' وہ اس کے قریب آنے لگی۔

''لیکن میں تمہیں نہیں چاہتا۔'' اس نے بے دلی سے کہا اور بستر سے اترنے کی کوشش کی۔ شیرن نے اسے پھر دھکیل دیا۔

''تم سیرینا کو چاہتے ہو؟''

''ہاں میں اسے چاہتا ہوں۔'' جار نے اعتراف کیا تو شیرن کا چہرہ تمتما اٹھا۔ وہ کچھ دیر سوچتی اور اپنے ہونٹ کاٹتی رہی۔ پھر اسے کچھ خیال آیا اور اس نے پیچھے ہو کر سر اوپر کیا اور چہرے پر ہاتھ پھیرا تو اچانک ہی جار کو لگا کہ اس کے سامنے سیرینا ہے۔ ''سیرینا تم؟'' اس نے بے یقینی سے کہا۔

''ہاں... میں۔'' سیرینا مسکرائی اور اس کی طرف بڑھی۔ اس بار وہ سحر زدہ سا رہ گیا اور اسے روک نہ سکا۔

☆☆☆

سیرینا کا خون کھول رہا تھا۔ اس کا خیال تھا کہ اسے جار سے کوئی خاص دلچسپی نہیں ہے لیکن جب ایملی نے اسے فون کر کے بتایا کہ شیرن کہاں اور کس ارادے سے گئی ہے تو اس کے اندر جیسے آگ بھڑک اٹھی۔ اس نے فوراً اپنے باپ کی گاڑی نکالی اور رجی کے گھر کی طرف چل پڑی۔ اسے پتا نہیں تھا کہ شیرن بھی جار کے چکر میں تھی۔ اس نے کبھی ظاہر ہونے نہیں دیا تھا بلکہ اس کی باتوں سے تو لگتا تھا کہ جیسے اسے جار سے نفرت ہو۔ وہ نہ صرف اسے بلکہ شاید خود کو بھی دھوکا دیتی تھی۔ وہ ڈرائیو کرتے ہوئے دانت پیس کر بڑبڑائی۔ ''کتیا۔''

اس نے کار رجی کے گھر کے باہر روکی اور اندر آئی۔ اس نے ایک لڑکی سے جار اور شیرن کے بارے میں پوچھا تو اس نے معنی خیز انداز میں کہا۔ ''وہ دونوں اوپر کسی کمرے میں ہوں گے۔''

سیرینا اوپر آئی۔ وہ مختلف کمروں میں جھانکتی پھر رہی تھی۔ ہر کمرے میں ناگفتہ بہ قسم کے شیطانی کھیل جاری تھے۔ اسے کئی جگہ باتیں بھی سننا پڑیں۔ مگر اسے صرف جار اور شیرن کی فکر تھی۔ وہ اسے ایک کمرے میں نظر آ گئے۔ وہ ایک

## غلطی

''کیا پریکٹس کے دوران آپ نے کبھی کوئی ناقابلِ فراموش غلطی بھی کی ہے؟'' ایک مشہور و معروف سرجن کے دوست نے بے تکلفانہ انداز میں سوال کیا۔

''جی ہاں، صرف ایک دفعہ۔''

''کیا وہ بہت خطرناک غلطی تھی؟''

''جی ہاں، بے حد خطرناک۔''

''کیسے؟''

''ایک شخص میرے پاس آپریشن کے لیے آیا۔ میں نے آپریشن کر دیا اور ایک ہزار روپیہ فیس وصول کر لی۔'' ڈاکٹر نے بات ختم کر دی۔

''کیا غلطی ہوئی؟''

''مجھے بعد میں معلوم ہوا کہ اس کے پاس پانچ ہزار روپے تھے۔'' ڈاکٹر نے مزید وضاحت کی۔

(انتخاب: بسنت کمار، بی ایم سی، کوئٹہ)

ہی بستر پر تھے۔ سیرینا مارے دکھ کے ساکت رہ گئی۔ اچانک ہی جار کی نظر اس پر پڑی تو وہ بستر سے یوں اچھلا جیسے اب تک وہ شیرن نہیں کسی ناگن کے ساتھ تھا۔

''تت... تم... تو یہ...'' جار نے بستر کی طرف دیکھا تو وہاں پر شیرن تھی۔ ''لیکن ابھی تو تم....''

''ہاں... ہاں تم کوئی کہانی بنا سکتے ہو۔'' شیرن نے اس کی بات کاٹ کر زہریلے لہجے میں کہا۔ ''لیکن اس حقیقت سے انکار نہیں کر سکتے جو ابھی سیرینا نے دیکھی ہے۔''

جار اسے کچھ دیر دیکھتا رہا۔ پھر اس نے آہستہ سے کہا۔ ''لوگ ٹھیک کہتے ہیں تم سچ مچ چڑیل ہو۔ تم نے اپنا روپ بدل لیا تھا اور سیرینا جیسی بن گئی تھیں۔''

''تم چاہے جو کہو...'' شیرن بولنے لگی تو جار نے اس کی بات کاٹی۔

''شیرن! میں تم سے نفرت کرتا ہوں۔ تم نے مجھے دھوکا دیا ہے۔''

شیرن کی آنکھوں میں جیسے آگ سی دہک اٹھی۔ ''تم مجھ سے نفرت کرتے ہو اور اس سے محبت کرتے ہو۔'' اس نے سیرینا کی طرف اشارہ کیا۔

''ہاں اگرچہ ابھی سیرینا نے یہاں جو دیکھا ہے اس کے بعد یہ بھی مجھ پر اعتماد نہیں کرے گی لیکن یاد رکھو تم بھی مجھے حاصل نہیں کر سکتیں۔ میں کبھی تم سے محبت نہیں کر سکتا۔'' وہ

بستر سے اتر آیا۔

"تم مجھ سے نفرت کرتے ہو۔" شیرن چلاتی ہوئی اس کی طرف بڑھنے لگی۔ جار یہ دیکھ کر خوف زدہ ہو گیا کہ اس کے پاؤں ہوا میں معلق تھے۔ ڈرتا ہوا جار پیچھے ہٹ رہا تھا۔ اسے خبر نہیں تھی کہ عقب میں کھڑکی ہے اور وہ کھلی ہوئی ہے۔ سیرینا نے دیکھ لیا اور اس نے چلا کر جار کو خبردار کرنا چاہا لیکن اسی وقت شیرن نے جار کی طرف دونوں ہاتھ کر کے یوں جھٹکے سے آگے کیے جیسے اسے دھکا دے رہی ہو۔ وہ اس سے کوئی چھ فٹ دور تھی۔ اس کے باوجود جار یوں لڑکھڑاتا ہوا پیچھے گیا جیسے اسے سچ مچ دھکا لگا ہو۔ وہ کھڑکی سے ٹکرایا اور سنبھلنے کی کوشش کرتے ہوئے یک دم پیچھے الٹ گیا۔ سیرینا کے منہ سے بے ساختہ چیخ نکلی۔ وہ پلٹ کر بھاگتی ہوئی نیچے آئی تو جار کی لاش کے گرد لوگ جمع ہو رہے تھے۔ وہ سر کے بل نیچے گر کر فوراً ہی مر گیا تھا۔ سیرینا نے اس کی لاش دیکھی اور خود بھی چکرا کر گر پڑی۔

☆☆☆

سیرینا بستر میں دبکی آنسو بہا رہی تھی۔ جار کی تدفین پچھلے روز ہوئی تھی اور اس کے بعد سے وہ مستقل اپنے کمرے میں اسی طرح لیٹی ہوئی تھی۔ اس کا باپ کئی بار اسے سمجھانے کے لیے آ چکا تھا۔ اس بار بھی دروازے پر دستک ہوئی تو وہ سمجھ گئی۔ اس نے بلند آواز سے کہا۔ "یس۔"

اس کا باپ دروازہ کھول کر اندر آیا۔ اس نے سیرینا کا شانہ ہلایا۔ "سیرینا ایسا کب تک رہے گا؟"

"پلیز پاپا... مجھے اکیلا چھوڑ دیں۔" اس نے گھٹے گھٹے لہجے میں کہا۔

"سیرینا میں نہیں جانتا کہ تمہارا اور اس لڑکے کا آپس میں کیا معاملہ تھا لیکن اب وہ مر چکا ہے اور ہم مرنے والے کا غم ایک حد تک منا سکتے ہیں۔" فاریک نے اسے سمجھاتے ہوئے کہا۔

وہ اٹھ بیٹھی۔ "میں جانتی ہوں پاپا... لیکن میرا دل قابو میں نہیں آ رہا ہے۔"

"سنو ایسا کرو تم کچھ دن کے لیے نیو یارک ہو آؤ۔ اپنی سہیلیوں سے بھی مل لینا۔"

"نہیں پاپا میں کہیں نہیں جانا چاہتی۔ میں ٹھیک ہو جاؤں گی آپ فکر مت کریں۔" اس نے اپنے آنسو صاف کر لیے۔

"اب تم سنبھل جاؤ، کل مجھے دفتر کے کام سے ملواکی جانا ہے۔ میری شام کی فلائٹ ہے۔"

"آپ فکر مت کریں پاپا۔" اس نے کہا اور اٹھ کر واش روم کی طرف بڑھ گئی۔ اگلے روز وہ معمول کے مطابق کالج گئی۔ اس کے باپ نے اسے خوش ہو کر رخصت کیا۔ کالج میں کوئی خاص واقعہ نہیں پیش آیا۔ جار مر چکا تھا اور شیرن نے کالج چھوڑ دیا تھا۔ ایملی اور جولی بھی نظر نہیں آئیں۔ شاید انہوں نے بھی کالج آنا چھوڑ دیا تھا۔ اسے لگ رہا تھا جیسے وہ کالج میں اکیلی ہو گئی ہو۔ حالانکہ اس کے وہاں اور بھی جان پہچان والے تھے۔ چھٹی کے بعد وہ کالج سے نکلی اور بے مقصد ادھر ادھر پھرتی رہی۔ اس نے لنچ کے لیے ایک ریستوران کا رخ کیا مگر اس کا کھانے کو دل نہیں چاہ رہا تھا۔ وہ برگر ادھورا چھوڑ کر اٹھ گئی۔ شام کے قریب وہ گھومتی ہوئی اچانک ہی مس بیٹریٹ کی کرافٹ شاپ کے سامنے جا نکلی۔ وہ کچھ دیر سوچتی رہی۔ پھر اس نے اندر قدم رکھا۔ مس بیٹریٹ نیچے نہیں تھی لیکن گھنٹی کی آواز سن کر وہ اوپر سے آ گئی۔

"سیرینا۔" وہ اسے دیکھ کر مسکرائی۔ "مجھے پتا تھا تم میرے پاس آؤ گی۔ تمہیں میری مدد کی ضرورت ہے۔"

"کیسی مدد؟" اس نے غیر ارادی طور پر کہا۔

"مجھے معلوم ہے شیرن بہت طاقت ور بن چکی ہے اور وہ تمہارے پیچھے بھی پڑ گئی ہے۔ تم اس کا مقابلہ نہیں کر سکتیں۔"

"تب میں کیا کروں؟" اس نے بے بسی سے پوچھا۔

مس بیٹریٹ اس کے پاس آئی اور اس کا ہاتھ تھام کر اسے دکان کے آخری حصے میں تنے پردے تک لائی اور پردہ ایک طرف کر دیا۔ سامنے ایک روشن دان تھا جس کے اوپر نیچے اور دائیں بائیں بے شمار موم بتیاں لگی تھیں۔ مس بیٹریٹ نے ان کے پاس جا کر ہاتھ لہرایا تو وہ سب روشن ہو گئیں۔ اس نے سیرینا سے کہا۔

"اس کے دو طریقے ہیں۔ ایک تو میں تمہارے لیے عمل کروں گی اور دوسرے تم اس عمل کے دوسرے حصے کو پڑھو جس کی مدد سے شیرن چڑیل بنی ہے۔"

"اس سے کیا ہوگا؟"

"تمہیں اس جتنی بلکہ اس سے بھی زیادہ طاقت مل جائے گی۔ اگر میں تمہارے لیے عمل کروں گی تو صرف تمہارا تحفظ ہوگا۔ تمہیں طاقت نہیں ملے گی۔"

"تم میرے لیے عمل کرو۔" اس نے کہا۔ "مجھے طاقت ور نہیں بننا، بس کسی طرح اس سے میری جان چھوٹ جائے۔"

"ٹھیک ہے، میں تمہارے لیے یہ عمل کروں گی اگرچہ

اس میں بھی خطرہ ہے۔ اسے پتا چل جائے گا اور وہ مجھ پر حملہ کر سکتی ہے۔"

مس بیٹریٹ نے ایک چھڑی اٹھائی اور اسے روشن دان کے سامنے لہراتے ہوئے کسی نامانوس زبان میں کچھ کہنے لگی۔ ابھی اس نے مشکل سے چند الفاظ کہے تھے کہ ایک دھماکا ہوا اور آتش دان تباہ ہو گیا۔ مس بیٹریٹ کے منہ سے چیخ نکل گئی۔

"تباہ ہو گیا... سب تباہ ہو گیا۔" اس نے سیرینا کی طرف دیکھا۔ "میں تمہاری کوئی مدد نہیں کر سکتی۔ اگر تمہیں اس سے لڑنا ہے تو خود کوشش کرو۔ اسے پتا چل گیا ہے اور اس نے مجھے وارننگ دی ہے۔"

"میں خود سے کیسے کوشش کروں؟" سیرینا لرزنے لگی۔

"تمہیں اپنے حصے کے الفاظ یاد ہیں؟"

"ہاں یاد ہیں۔"

"ہر لفظ کے آگے ڈی کا اضافہ کرنے سے یہ عمل کا بقیہ حصہ بن جائے گا۔ اب تم جاؤ یہاں سے۔"

اسی لمحے ایک اور دھماکا ہوا اور اس بار دکان کا سامنے والا حصہ تباہ ہو گیا۔ سیرینا وہاں سے بھاگی۔ دکان کے اندر جیسے طوفانی جھکڑ چل رہے تھے۔ جیسے ہی وہ دکان سے باہر آئی سب نارمل ہو گیا۔ باہر کچھ بھی نہیں تھا اور نہ باہر موجود لوگوں کو دکان کے اندر ہونے والے دھماکے سنائی دیے تھے۔ ایسا لگ رہا تھا جو ہوا تھا، دکان کے اندر ہی ہوا تھا باہر اس کا کوئی اثر نہیں تھا۔ سیرینا تیز قدموں سے وہاں سے جانے لگی۔ شام ہو چکی تھی اور اب تو تاریکی چھا رہی تھی۔ وہ جلدی جلدی چلنے لگی تاکہ تاریکی ہونے سے پہلے گھر پہنچ جائے۔ موسم اچانک ہی تاریک اور وحشت ناک سا ہو گیا تھا یا اسے لگ رہا تھا کیونکہ باقی لوگ تو معمول کے مطابق آجا رہے تھے۔ ان میں سے کوئی اس کی طرح ہراساں نہیں تھا۔

وہ گھر کے قریب آئی تو اسے اپنا مکان تاریک نظر آیا۔ اس کا باپ یقیناً جا چکا تھا بلکہ اب تک تو اس کا طیارہ ملوا کی پہنچ چکا ہوگا۔ اس نے سوچا اور دروازہ کھول کر اندر آئی۔ مکان اندر سے بھی تاریک تھا بس کہیں کہیں ہلکی سی روشنی تھی۔ اس نے اپنا بیگ رکھا ہی تھا کہ اچانک فون کی گھنٹی بجی۔ اس نے دھڑکتے دل سے کال ریسیو کی۔

"سیرینا۔" دوسری طرف سے کسی نے سرگوشی میں کہا۔ "میں نے تم سے کہا تھا کہ تم مجھ سے دور نہیں ہو گی۔"

"شیرن۔" وہ بولی۔ "میری جان چھوڑ دو۔"

## کھلنڈرا

ایک بوڑھا استاد اپنے شہر کے دو آدمیوں کا ذکر اپنی بیوی کے سامنے لے بیٹھا۔ "ان دونوں کو میں ان کے لڑکپن سے جانتا ہوں۔ یہ ایک شوخ بے باک خوبرو اور کھلنڈرا تھا۔ دوسرا معمولی شکل وصورت کا تھا مگر بڑا سنجیدہ، محنتی تھا۔ زندگی کی دوڑ میں کھلنڈرا پیچھے رہ گیا۔ محنتی کا ابھی حال ہی میں انتقال ہوا ہے اور اس نے اپنی بیوی کے لیے دس لاکھ روپے ورثے میں چھوڑے ہیں۔ اس سے یقیناً ایک بڑا سبق ملتا ہے۔"

استاد کی بیوی بولی۔ "بلاشبہ ملتا ہے آج ہی میں نے سنا ہے کہ کھلنڈرا آدمی محنتی آدمی کی بیوہ سے شادی کرنے والا ہے۔"

وہ اس کی بات پر توجہ دیے بغیر بولتی رہی۔ "تم نے میری بات نہیں مانی۔ تم مجھ سے نجات حاصل کرنا چاہتی ہو نا؟ میں تمہیں نجات دے رہی ہوں، ذرا اپنا ٹی وی دیکھو۔"

سیرینا نے بے ساختہ ٹی وی کی طرف دیکھا وہ بند تھا لیکن اگلے لمحے خود بہ خود آن ہو گیا۔ اس پر کسی حادثے کا منظر آ رہا تھا۔ پھر سیرینا کا ہاتھ لرزنے لگا پہلے اس کے ہاتھ سے فون چھوٹا اور پھر وہ خود بھی نیچے گر گئی۔ منظر طیارے کو پیش آنے والے حادثے کا تھا۔ طیارہ بوسٹن سے ملوا کی جا رہا تھا اور راستے میں کسی وجہ سے گر کر تباہ ہو گیا۔

"نہیں۔" وہ چلائی۔ "یہ نہیں ہو سکتا۔"

اچانک شیرن کی مخصوص ہنسی گونجی فون بند ہو گیا۔ اس کے باوجود پھر جیسے طرح ٹی وی چلا تھا اسی طرح بند بھی ہو گیا۔ سیرینا ہمت کر کے اٹھی۔ اس کے اندر سے کوئی کہہ رہا تھا کہ گھر سے نکل جائے۔ لیکن جب وہ دروازے پر پہنچی تو اس نے دیکھا کہ دروازے پر اس کے گھر کے باہر لگی جھاڑیاں قبضہ کر چکی تھیں اور باہر جانے کا کوئی راستہ نہیں رہ گیا تھا۔ وہ پلٹ کر عقبی دروازے کی طرف آئی مگر وہاں ناگ منی کے پودوں کی شاخیں اس طرح پھنکار رہی تھیں جیسے وہ ناگ ہوں پھر اسے کھڑکیوں پر پودوں کے ساتھ کیڑے مکوڑے اور سانپ بھی دکھائی دینے لگے۔ وہ ٹیرس کا دروازہ کھول کر باہر آئی تو وہاں فرش پر بے شمار سانپ آپس میں لپٹے بل کھا رہے تھے۔ وہ چیخ مار کر اندر بھاگی۔ اس نے دروازہ بند کیا لیکن سانپ اندر بھی تھے۔ وہ فرش پر رینگ رہے تھے اور سیڑھیوں کی ریلنگ سے لپٹے ہوئے تھے۔ سینٹر ٹیبل پر ایک بہت بڑا اژدہا بیٹھا زبان لپلپا رہا تھا۔ اسے دیکھ کر سیرینا اوپر

کی طرف بھاگی۔ سانپ اس کے کمرے تک میں تھے۔ ان سے بچنے کے لیے وہ باتھ روم میں گھس گئی تو اس نے وہاں کموڈ اور واش بیسن سے کیڑے ابلتے دیکھے۔ بچھو نما سانپ بھی اندر آ رہے تھے اور یہ سب اس کے گرد گھیرا تنگ کر رہے تھے۔ وہ ایک کونے میں سمٹ گئی۔ اس نے ہاتھ منہ پر رکھ لیا اور ہذیانی انداز میں چیخنے لگی۔

''سیرینا۔'' کسی نے اسے پکارا تو وہ چونک گئی۔ واش روم بالکل صاف ستھرا تھا۔ اب وہاں نہ تو کوئی کیڑا تھا اور نہ زمین پر سانپ نما بچھو رینگ رہے تھے۔ اسے کس نے پکارا تھا؟ وہ ڈرتے ہوئے واش روم سے باہر آئی۔ کمرے میں بھی کچھ نہیں تھا۔ وہ ڈریسنگ ٹیبل کے سامنے سے گزرنے لگی تو ...... آئینے میں اچانک اسے شیرن دکھائی دی۔

''تم...'' سیرینا بولی۔

شیرن مخصوص انداز میں مسکرائی۔ ''ہاں میں...''

اس نے بے ساختہ پلٹ کر دیکھا تو شیرن اس کے پیچھے کھڑی تھی۔ اس نے اچانک سیرینا کو بالوں سے پکڑا اور اسے کھینچ کر لے جانے لگی۔ اس کی گرفت اتنی سخت تھی کہ سیرینا ذرا بھی مزاحمت نہیں کر سکی۔ وہ اسے کھینچتی ہوئی اوپر والے لاؤنج میں لائی اور اسے دھکا دے کر زمین پر گرا دیا۔ وہاں ایملی اور جولی بھی تھیں۔ شیرن ان کے ساتھ جا کھڑی ہوئی۔

''تم کیا سمجھتی ہو، مجھ سے بچ سکتی ہو، کیا کر سکی وہ مسٹر پیٹریٹ؟'' شیرن طنزیہ انداز میں بولی۔

''سنو... تم نے مجھے تکلیف دینے کی خاطر اتنے لوگ مار دیے، تم سچ مچ چڑیل بن گئی ہو۔'' سیرینا کراہی۔ اس کے سر میں بال کھینچنے کی وجہ سے شدید تکلیف ہو رہی تھی۔

''ہاں میں چڑیل بن گئی ہوں۔'' اس نے غرور سے کہا۔ ''میں جو چاہوں، کر سکتی ہوں۔ اب بھی وقت ہے تم میری بن جاؤ تو میں تمہیں معاف کر دوں گی۔''

''تم میرے ساتھ یہ سب کر کے مجھے معاف کرنے کی بات کر رہی ہو؟'' سیرینا چلا اٹھی۔ ''تم نے میرے محبوب کو مار دیا، میرے باپ کو مار دیا اور اب بھی تم مجھے معاف کرو گی۔''

''ہاں کیونکہ تم میری غلام ہو اور مجھے تم پر پورا اختیار ہے۔'' اس نے جواب دیا۔

''میں کبھی تمہاری غلام نہیں ہوں گی۔'' سیرینا نے نفرت سے کہا۔

''تم سوچ سکتی ہو، میں تمہیں کچھ دیر کی مہلت دے رہی ہوں

اس کے بعد تمہارا فیصلہ کر دیا جائے گا۔'' شیرن نے کہا اور ہاتھ سے اشارہ کیا تو سیرینا فرش پر چت لیٹ گئی۔ اسے لگا کہ کسی ان دیکھی رسی نے اسے سر سے پاؤں تک جکڑ لیا ہو۔ پھر شیرن نے مسکرا کر ایملی اور جولی کی طرف دیکھا۔ ''آؤ جب تک یہ سوچے ذرا اس کے باپ کی لائی شراب کو دیکھتے ہیں۔ اسے تو اب اس کی ضرورت نہیں ہے۔''

شیرن ان دونوں کو لے کر نیچے چلی گئی۔ اس نے بار سے بوتلیں نکالیں اور وہ بوتلوں سے پینے لگیں۔ شیرن نے ایک لمبا گھونٹ لیا اور بولی۔ ''میرا خیال ہے یہ نہیں مانے گی۔''

ایملی نے سوالیہ نظروں سے دیکھا۔ ''تو کیا اس کا کام کرنا پڑے گا؟''

''ہاں، ایسا ہی لگ رہا ہے۔'' شیرن پیتے ہوئے بولی۔

''لیکن یہ تو قتل ہوگا۔'' جولی ہچکچائی۔

''اچھا ابھی طیارے کے کریش میں جو ڈھائی سو افراد مارے گئے ہیں ان کے بارے میں کیا خیال ہے؟'' شیرن نے طنز کیا۔

''اسے مارے گا کون؟'' ایملی نے پوچھا۔

''تم دونوں۔'' شیرن نے ان کی طرف ہاتھ اٹھایا۔ ''اس کے بعد یہ طاقت بس ہم تینوں کے پاس رہ جائے گی۔''

اوپر فرش پر لیٹی سیرینا سوچ رہی تھی کہ اب اس کے پاس کوئی اور راستہ نہیں رہا۔ کیا وہ جان بچانے کے لیے چڑیل بن جائے؟ اگر اس نے ایسا نہ کیا تو شیرن اسے بھی مار دے گی۔ اب اس کے لیے انسانی جان کی کوئی حیثیت نہیں رہی تھی۔ سیرینا نے گہری سانس لی پھر خود سے کہا۔ ''مجھے یہ کام کرنا ہی ہوگا۔''

اسی لمحے شیرن چونکی۔ اسے بے چینی ہوئی تھی۔ اس نے کہا۔ ''اسے مار ڈالو۔''

''تم نے فیصلہ کر لیا ہے؟'' جولی بولی۔

''ہاں... فوراً جاؤ اور یہ خنجر اس کے سینے میں اتار دو۔'' شیرن نے اپنے لباس میں سے ایک خم دار خنجر نکال کر ایملی کو تھما دیا۔ ''اس کے سینے میں اتار نا ورنہ وہ نہیں مرے گی۔''

ایملی نے ہچکچاتے ہوئے خنجر تھام لیا۔ اس نے جولی کی طرف دیکھا، وہ گھبرا کر بولی۔ ''کیا ہم یہ کام بعد میں نہیں کر سکتے۔''

''نہیں ابھی کرو اور دیر مت کرو ورنہ وہ کامیاب ہو جائے گی۔''

''کیا مطلب؟'' ایملی چونکی۔

''وہ کچھ کر رہی ہے۔ میری گرفت اس پر کمزور ہو رہی ہے۔ اس سے پہلے کہ وہ آزاد ہو، اسے ختم کر دو۔''

''کیا اس کے پاس بھی طاقت ہے؟''

''تم بھول رہی ہو کہ اس عمل میں شریک ہر فرد کو طاقت ملی تھی۔''

''لیکن ہماری طاقت تمہاری مرضی سے ہوتی ہے اگر تم نہ چاہو تو ہم کچھ نہیں کر سکتے۔''

''لیکن وہ کچھ کر رہی ہے۔'' شیرن چلائی۔ ''دیر مت کرو ایسا نہ ہو وہ میرے اثر سے آزاد ہو جائے اور تم جانتی ہو اس کے بعد وہ تم سے بھی بدلہ لے گی۔''

اس انکشاف نے ایملی اور جولی کو مجبور کر دیا۔ وہ شیرن کے کیے میں برابر کی شریک تھیں۔ وہ حیران تھیں کہ سیرینا کس طرح سے شیرن کے کنٹرول کے خلاف مزاحمت کر رہی تھی جبکہ وہ ایسا کرنے سے قاصر تھیں۔ وہ اوپر آنے لگیں۔ ایک ریک کے سامنے سے گزرتے ہوئے انہوں نے اچانک اس کے شیشے میں دیکھا تو بری طرح چونک گئیں۔ آئینے میں جولی کے چہرے تک پر ایسے دانے تھے جیسے کچھ عرصے پہلے اس کی پشت اور شانے پر تھے اور ایملی کے سر کے بال اڑ گئے تھے۔ اس کے سر کی جلد صاف نظر آ رہی تھی۔ وہ دونوں دہل گئیں۔ ان کے کانوں میں سیرینا کی آواز گونجی۔ ''کیا تم دونوں ایسی ہونا چاہتی ہو؟''

''نہیں... نہیں۔'' ان دونوں کے منہ سے بے ساختہ نکلا۔

''تو ایک منٹ کے اندر اندر اس مکان سے نکل جاؤ۔''

ایملی نے گھبرا کر خنجر پھینک دیا اور نیچے کی طرف بھاگی۔ جولی اس کے پیچھے تھی۔ شیرن ان کو آتے دیکھ کر چونکی۔ ''کیا بات ہے تم لوگ کیوں آ گئیں؟ اسے مارا کیوں نہیں؟''

''میں یہ کام نہیں کر سکتی۔'' ایملی دروازے کی طرف جاتے ہوئے بولی۔ وہ سخت گھبرائی ہوئی تھی۔

''میں بھی نہیں مار سکتی۔'' جولی نے کہا۔ ''اب مجھ سے توقع مت رکھو۔ آئندہ مجھ سے مت ملنا۔''

''میں تم دونوں کو دیکھ لوں گی۔'' شیرن غرائی لیکن وہ اس کی بات سنے بغیر ہی وہاں سے چلی گئیں۔ شیرن نے دانت کچکچا کر اوپر کی طرف دیکھا اور سیڑھیاں چڑھ کر اوپر آنے لگی۔ سیڑھیاں چڑھتے ہوئے اس کا پاؤں کسی چیز سے ٹکرایا تو اس نے خنجر اٹھا لیا۔ وہ لاؤنج میں آئی تو سیرینا فرش پر بیٹھی زیر لب کچھ پڑھ رہی تھی۔ شیرن نے اسے کھا جانے والی نظروں سے دیکھا اور کہا۔ ''تم کیا سمجھتی ہو یہ سب کر کے مجھ سے بچ جاؤ گی؟''

سیرینا نے کوئی جواب نہیں دیا۔ شیرن خنجر بلند کرتے ہوئے اس پر جھک گئی اور جیسے ہی اس نے خنجر سیرینا کے سینے میں اتارنا چاہا اچانک سیرینا نے اس کا ہاتھ پکڑ لیا اور خنجر چھین کر اسے کھلونے کی طرح دور اچھال دیا... شیرن دیوار سے ٹکرائی مگر فوراً ہی ربڑ کی گڑیا کی طرح کھڑی ہو گئی۔ وہ سیرینا کی طرف لپکی۔ اس بار سیرینا نے اسے لات مار کر دور اچھال دیا اور خود کھڑی ہو گئی۔ اس کے ہونٹوں پر ایک مسکراہٹ پھیل گئی۔ ''اب میں تم سے کسی طرح بھی کم نہیں ہوں۔'' اس نے اعتماد کے ساتھ کہا۔

شیرن کے منہ سے چیخیں نکل رہی تھیں اور ایسا شور تھا جیسے بیک وقت کئی چڑیلیں چلا رہی ہوں۔ وہ جنون کے عالم میں سیرینا پر حملہ آور ہوئی اور خنجر کی پروا کیے بغیر اس کا گلا دبانے کی کوشش کی لیکن اس بار بھی سیرینا نے اسے آسانی سے دور دھکیل دیا۔ اس نے شیرن کو خنجر دکھایا۔ ''تم اس کی مدد سے مجھے قتل کرنا چاہتی تھیں نا۔'' سیرینا نے خنجر کے دو ٹکڑے کر دیے۔ یہ ٹکڑے اس نے شیرن کی طرف اچھال دیے۔ ''لو اب مجھے قتل کرو۔''

شیرن پھر اس کی طرف آئی تو سیرینا نے گھوم کر لات ماری اور وہ ہوا میں اڑ کر دیوار سے جا ٹکرائی۔ وہ فرش پر گری اور بے حس و حرکت ہو گئی۔ سیرینا مسکرائی۔ ''چڑیل کا مقابلہ کرنے کے لیے چڑیل بننا ضروری ہوتا ہے۔'' وہ بولی اور پھر بلند آواز میں کہا۔ ''اب اسے اس کے گھر پہنچا دو۔''

جیسے ہی اس نے یہ الفاظ کہے، کھڑکی ایک جھٹکے سے کھلی اور کسی ان دیکھی طاقت نے شیرن کو اٹھایا اور کھڑکی سے باہر لے کر نکل گئی۔ سیرینا نے اپنے گھر کی ابتری دیکھی اور سب ٹھیک ہونے کی خواہش کی تو جیسے ہی لمحے سب ٹھیک ہو گیا۔ گھر میں سب ٹھیک ہو گیا تھا لیکن اس کا باپ کھو گیا تھا۔ باپ کا خیال آتے ہی اس کی آنکھوں میں آنسو آ گئے اور اس نے دانت بھینچ کر کہا۔ ''شیرن میں تمہیں معاف نہیں کروں گی۔''

ابھی لمحے اسے گھر کے باہر کار رکنے کی آواز آئی۔ اس کا دل دھڑک اٹھا کیونکہ آواز [illegible] کار کی تھی جو ابھی پر [illegible] گیا تھا۔ وہ دیوانہ وار بھاگی ہوئی آئی۔ جیسے ہی دروازے کے سامنے پہنچی، وہ کھل گیا۔

سیرینا کا باپ اس کے سامنے آ گیا۔ اسے اپنی آنکھوں پر یقین نہیں آیا۔ وہ ہکلاتے ہوئے مشکل سے بولی۔ ''پاپا آپ... لیکن طیارہ...''

باپ نے بازو پھیلائے تو وہ دوڑ کر اس سے لپٹ گئی۔

کچھ دیر بعد وہ اسے بتا رہا تھا۔ ''خدا نے مجھے بچا لیا، میری خوش قسمتی... میں ائرپورٹ دیر سے پہنچا تھا۔ فلائٹ جا چکی تھی۔ میں اگلی پرواز کے لیے رک گیا۔ اتنے میں طیارہ کریش ہونے کی اطلاع ملی۔ میں نے گھر فون کیا مگر کوئی ریسیو نہیں کر رہا تھا۔ تمہارے خیال سے میں خود واپس آ گیا۔''

سیرینا رو دی۔ اس کا باپ اسے پھر سے مل گیا تھا۔ اس نے باپ سے کہا۔ ''پاپا! اب ہمیں یہاں نہیں رہنا ہے۔''

وہ مسکرایا۔ ''سچ تو یہ ہے کہ میں بھی یہی سوچ رہا ہوں۔ میں نے دفتر میں نیویارک واپسی کے لیے درخواست دے دی ہے۔ مجھے امید ہے اس مہینے کے آخر تک ہم یہاں سے چلے جائیں گے۔''

سیرینا نے سکون کا سانس لیا۔ وہ اس جگہ سے چلی جانا چاہتی تھی جہاں اچھی بھلی لڑکی چڑیل بن جانے پر مجبور ہو جائے۔

☆☆☆

شیرن کی ماں نے اسے دیکھا۔ وہ ایک مخصوص بیڈ سے اس طرح بندھی ہوئی تھی کہ اپنے ہاتھ پاؤں نہیں ہلا سکتی تھی۔ اس کے چہرے پر دیوانگی سے بھرپور تاثرات تھے۔ ڈاکٹر اس کا معائنہ کر رہا تھا۔ اس نے شیرن کی ماں سے کہا۔ ''ہمارے پاس اس کے دماغ کا جو اسکین ہے اس سے پتا چل رہا ہے کہ نیورونز کو ناقابل تلافی نقصان ہوا ہے۔''

''میرے خدا۔'' شیرن کی ماں نے سسکی لی۔ ''تو کیا یہ ٹھیک نہیں ہو گی؟''

''ممکن ہے کہ ہو جائے لیکن سچی بات یہ ہے اس کا امکان بہت کم ہے۔ مجھے افسوس ہے، شاید باقی عمر اسے اسی جگہ گزارنی پڑے۔'' ڈاکٹر نے شیرن کی ماں کا شانہ تھپتھپایا اور کمرے سے نکل گیا۔ شیرن کی ماں روتے ہوئے اسے پیار کرنے لگی حالانکہ اسے اب کسی قسم کا احساس باقی نہیں رہا تھا۔ وہ پاگلوں کی طرح ہنس رہی تھی اور خود کو آزاد کرانے کی کوشش کر رہی تھی۔

☆☆☆

سیرینا وین میں سامان رکھ رہی تھی۔ اس کے باپ کا نیویارک تبادلہ ہو گیا تھا اور انہوں نے سڑک کے راستے جانے کا فیصلہ کیا تھا۔ مکان انہوں نے بیچ دیا تھا اور نیویارک میں ان کا اپنا گھر موجود تھا۔ وہ ایک کارٹن اٹھا کر لائی تو اس نے وین کے پاس جولی اور ایملی کو پایا۔

''ہیلو۔'' وہ اسے دیکھ کر بولیں۔

''ہائے۔'' سیرینا کا لہجہ سرد تھا۔

''تم جا رہی ہو؟'' جولی نے پوچھا۔

''ہاں ہم نیویارک واپس جا رہے ہیں۔''

''شیرن پاگل ہو گئی ہے۔'' ایملی نے اسے آگاہ کیا۔ ''شاید ہمیشہ کے لیے۔''

''میں جانتی ہوں۔'' اس نے سرد لہجے میں کہا۔ ''یہ بتاؤ تم دونوں کیوں آئی ہو؟''

''ہم تم سے ملنے آئے ہیں۔'' جولی نے کہا۔

''جھوٹ مت بولو، مطلب کی بات کرو۔''

''او کے۔'' ایملی نے پوچھا۔ ''سیرینا! کیا شیرن کی وہ طاقت تمہارے پاس آ گئی ہے؟''

''اگر وہ طاقت میرے پاس آ گئی ہے تب بھی میرا اسے استعمال کرنے کا کوئی ارادہ نہیں ہے۔''

''واقعی؟'' جولی نے طنز کیا۔ ''یا تم ہمیں اس میں شامل نہیں کرنا چاہ رہیں؟''

''چلو ایسا ہی سمجھ لو۔'' سیرینا نے جواب دیا۔ ''تم دونوں کے لیے میرا مشورہ ہے ان چکروں میں پڑنے کے بجائے اپنی تعلیم پر توجہ دو۔''

جولی نے ایملی کی طرف دیکھا۔ ''لگتا ہے اس کے پاس کچھ نہیں ہے، ہمیں بے وقوف بنا رہی ہے۔''

ایملی نے بھی سیرینا کو طنزیہ نظروں سے دیکھا۔ ''مجھے بھی ایسا ہی لگتا ہے۔''

یہ کہہ کر وہ جانے لگیں۔ سیرینا ان کو گھور رہی تھی اور اس کی آنکھیں یک دم سرخ ہو گئیں۔ دیکھتے ہی دیکھتے آسمان پر ایک سیاہ بادل نمودار ہوا اور تیز ہوا کے جھکڑ چلنے لگے۔ جولی اور ایملی نے بھی ماحول کی اس تبدیلی کو محسوس کر لیا۔ وہ رکیں، انہوں نے آسمان کی طرف دیکھا۔ اسی لمحے بادل سے بجلی چمک کر ان کے عقب میں موجود درخت پر گری اور وہ جڑ سے اکھڑ کر زمین پر آ گرا۔ وہ دونوں بال بال بچی تھیں۔ بجلی گراتے ہی بادل غائب ہو گیا۔ انہوں نے گھوم کر سیرینا کی طرف دیکھا۔ وہ ان دونوں کے خوف سے بے پروا، دروازے سے گزر کر اپنے گھر میں جا رہی تھی۔